

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الطَّالِبُ الْمُسْتَقِيمُ صِرَاطِ الْإِسْلَامِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
ہم کو سیدھے راستے پر چلا، راستہ اُن کا جن پر تو نے احسان فرمایا (فاتحہ: ۶-۵)



مستقیم صراطِ مستقیم

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ڈی

بین الاقوامی سلسلہ اشاعت نمبر

۱۰

۶/۲، ۵۔ ای، ناظم آباد، کراچی، (سندھ)
ادارہ مسعودیہ
اسلامی جمہوریہ پاکستان، ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۶ء



بسم الله الرحمن الرحيم

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ الَّذِي لَا يَجْمَعُ عَلَيْهِمْ

(بمخاراه راست راو آنان كه برايشان تواحسان كردى) فاتحه، ۵-۶

صراطِ مستقيم

پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید احمد

ایم۔ اے ؛ پی۔ ایچ۔ ڈی

ترجمہ فارسی

الحاج محمد یونس باڑی مظہری

ادیب فاضل ؛ ایم۔ اے (فارسی)

ادارۃ سہویہ، ۶/۲، ۵-ای، ناظم آباد، کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

۱۴۲۱ھ / ۲۰۰۱ء

جملہ حقوق محفوظ اُنہ

نام کتاب _____ صراطِ مستقیم
مؤلف _____ پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید احمد
مترجم _____ الحاج محمد یونس باڑی مظہری
نظر ثانی _____ علامہ محمد ذاکر اللہ درانی
حروف ساز _____ شعیب افتخار علی، سلمان علی
اشاعت _____ اول
طباعت _____ ۱۴۲۱ھ / ۲۰۰۱ء
تعداد _____ ایک ہزار
قیمت _____

ملنے کے پتے

- ۱۔ دائرہ سعودیہ، ۶/۲، ۵۔ ای نزد چاندنی چوک، ناظم آباد کراچی، فون نمبر ۴۶۱۴۷۴ - ۴۶۱۴۷۵
- ۲۔ انجمن تار پبلی کیشنز، ۲۵۔ جاپان مینشن، ریگل، صدر، کراچی فون نمبر ۵۰۵۱۵۰
- ۳۔ مکتبہ رضویہ، عقب آرام باغ، کراچی فون ۲۲۱۶۴۶۴
- ۴۔ فریڈیک اسٹال، ۳۸ اردو بازار، لاہور فون ۷۳۱۲۱۷۳

مشمولات

۵	۱- حیات حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ
۱۵	۲- صراطِ مستقیم
۲۰	۳- عقیدہ
۲۱	۴- خالق و مخلوق
۲۲	۵- تعظیم و تکریم قرآن
۲۳	۶- شریعت و طریقت
۲۵	۷- سجدہ تعظیمی
۲۵	۸- نور و بشر
۲۷	۹- حیات دنیا و آخرت
۲۷	۱۰- نور
۲۸	۱۱- عظمت مصطفیٰ ﷺ
۲۸	۱۲- علم عطائی
۳۰	۱۳- محبت رسول ﷺ

۳۱	۱۴- میلاد شریف
۳۲	۱۵- شفاعت
۳۲	۱۶- محبت اہل بیت و صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)
۳۴	۱۷- تفصیل شیخین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما)
۳۵	۱۸- محبت و صحبت اولیاء (رحمہم اللہ تعالیٰ)
۳۶	۱۹- تصرفات انبیاء (علیہم السلام) و اولیاء علیہم الرحمہ
۳۷	۲۰- وسیلہ انبیاء و اولیاء (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)
۴۱	۲۱- چادر پوشی
۴۲	۲۲- ایصالِ ثواب
۴۴	۲۳- بدعات
۴۷	۲۴- امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ و تقلید
۵۳	۲۵- حواشی
۶۳	۲۶- تعارف مصنف
۶۴	۲۷- مطبوعات بین المللی پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده و نصلي و نسله على رسوله الكريم

حيات مجدد الف ثانی - رضی اللہ تعالیٰ عنہ

علامہ محمد ذکر اللہ نقشبندی مجددی

اللہ تعالیٰ در سورت فاتحہ این دعا را تعلیم فرمود

”راہ راست را نشان بده، راہ آن کسانی کہ تو را ایشان انعام فرمودی“

شیخ احمد سرہندی کالمی، مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ (م / ۱۰۳۴ھ) از جهان محبوبان انعام یافتہ می بودند کہ نشان قدم ایشان صراط مستقیم است - برین صراط مستقیم رفتہ خواہم بمنزل مقصود رسید - جد و جہد و تعلیمات و افکار و خیالات حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ در آسیا حرارت پیدا کردہ جذبہ جہاد را بیدار کرد - اقبال لاہوری سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ را حرکی (DYNAMIC) قرار دادہ - مجاہدین سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ در ماضی مصروف جہاد بودند و حالاً نیز در جہاد مشغول هستند - - - - مولانا محمد رضا علی خان نقشبندی پدر کلان مولانا احمد رضا خان افغانی ثم المندی در انقلاب ۱۸۵۷ء در بر صغیر (پاکستان و ہندوستان) جد و جہد علمی فرمودہ چنانچہ انگلیسہا بھاء سرشان را مقرر کردند - ہمیں طور در انقلاب روس (علیہ ملت مسلمان و مظلوم افغانستان) مجاہدین سلسلہ نقشبندیہ مجدد حصہ وافر گرفتہ و یک طاقت عظیم را شکست دادند ہمین مجاہدین در افغانستان بر سر پیکار (مصروف جنگ) بودند کہ در نتیجہ روس (اتحاد جماہیر شوروی) از بین رفت و جمہوریتہا اروپائی و آسیائی مسلمانہا وجود آمدند -

حالاً ہم مجاہدین سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ در چین، بوسنیا، کشمیر و غیرہا مصروف جہاد هستند، کوشش احیاء اسلام می کنند خداوند مساعی ایشان را مقبول و مشکور فرماید - - - این تمام نتیجہ حرارتی است کہ آن را حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ در قرن ہفدہم میلادی پیدا فرمودہ بود، لاریب ایشان مجدد ہزار دوم هستند - - - -

ع :- اس کے نفس گرم کی تاثیر ہے ایسی

پھر جاتی ہے خاک چمنستاں شرر آمیز

(تاثیر نفس گرم ایشان چنینست کہ خاک چمنستاں شرر آمیزی گردد)

شجرۂ نسب حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ صحابی جلیل القدر خلیفہ دوم حضرت فاروق اعظم سیدنا عمر رضی اللہ عنہ میرسد جد چار دہم ایشان شیخ سلطان شہاب الدین مشہور بہ فرخ شاہ کاشی دلی کابل بود، وجد پنجم ایشان شیخ امام رفیع الدین خلیفہ حضرت جلال الدین خاری بود، ہمراہ مرشدشان بہ ہندوستان تشریف آوردہ بود عین حضرت امام رفیع الدین شہر سرہند را حکم سلطان فیروز شاہ تغلق آباد نمود درین شہر، ولادت حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ ہو جو آمد شیخ عبدالاحد علیہ الرحمۃ (م ۱۰۰۷ھ / ۱۵۹۸ھ میلادی) والد بزرگوار حضرت مجدد علیہ الرحمۃ عارف کامل وقت خود بود و شیخ سلسلہ چشتیہ در زمانہ خود بود۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ در ۹۷۱ھ / ۱۵۶۳ء در سرہند توند شد، علوم معقول و منقول را از والد آموختہ و از بعض دیگر اساتذہ نیز استفادہ فرمودند مثلاً شیخ یعقوب کاشمیری، قاضی بملول پد خسانی و غیر ہم، و دولت حفظ قرآن را در وقت نظر مدی در قلعہ گوالیار در سنہ ۱۰۲۹ھ / ۱۶۲۰ء حاصل فرمودہ بعد از تحصیل علم حضرت مجدد علیہ الرحمۃ بہ اکبر آباد (اگرہ ہند) تشریف آورد، درین وقت این جادار السلطنت اکبر بادشاہ بود و انبوران، علماء و فضلاء تمام جہان جمع بودند۔ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ بعد از عرصہ قیام ایشان در اکبر آباد بہ ہمراہ والد ماجد شان شیخ عبدالاحد باب سرہند تشریف می آوردند کہ در طریق بادختر شیخ سلطان کہ یکی از مقربین اکبر بادشاہ بود عقد نکاح شد۔۔۔۔۔

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ خرقہ خلافت را در سلسلہ چشتیہ از پدر بزرگوار شان حضرت شیخ عبدالاحد حاصل کرد و در سلسلہ قادریہ اجازت و خرقہ خلافت را از شیخ سکندر کمال کیتھلی حاصل کرد و خرقہ خلافت در سلسلہ نقشبندیہ از حضرت خواجہ باقی باللہ کاشی رحمۃ اللہ (م ۱۰۱۲ھ / ۱۶۰۳ء) حاصل فرمود۔

حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ در یکی از مکتوبات خود در بارہ ایشان تحریر دارند :-
 ”شیخ احمد نام مردیست کہ از سرحد، کثیر العلم، قوی العمل، روزی
 چند بلا نشست و نہ خواست کردم، عجائب بسیار از روزگار اوقات او
 مشاہدہ نمودم بہ آن مانند کہ چراغی شود کہ عالمہا از او روشن گردد
 (محمد ہاشم کشمی بد خشی: زبدۃ المقامات ص: ۴۵)

و حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ در بارہ مرشدشان حضرت خواجہ باقی باللہ تحریر دارند:
 ”این فقیر بہ یقین می دانست کہ مثل این صحبت اجتماع و ماندن آن
 تربیت ارشاد بعد از زمان آنسور علیہ و علی آلہ الصلوٰت و التسلیمات
 ہرگز بوجود نہ آمدہ است و شکر این نعمت جای آرد کہ اگرچہ از
 شرف صحبت خیر البشر علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام مشرف نہ شدیم
 باری از سعادت این صحبت محروم نہماندیم۔ (حضرت مجدد: مبداء و
 معاد، ص- ۶۷)

در میان پیرو مرید کہ کدام رقم تعلق و محبت می باشد خلیفہ حضرت مجدد الف ثانی
 علیہ الرحمۃ خواجہ محمد ہاشم کشمی آن را شرح کردہ:

”این صحبت و معاملہ کہ میان این پیرو این مرید قدس سرہامہ ظہور
 رسیدہ کم کسی شنیدہ و از عجائب روزگارست و موجب حیرت اولی
 الابصار“ (زبدۃ المقامات، ص- ۱۵۵)

وصال حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ بتاريخ ۲۵ جمادی الآخر سنہ ۱۰۱۲ھ / ۱۶۰۳ء
 بوقوع آمد درین اثناء حضرت مجدد علیہ الرحمۃ در لاہور بودند و فتنہ خبر شنیدند بالقوربہ و حلی
 روانہ شد، حضرت مجدد علیہ الرحمۃ بعد از انتقال مرشد مساعی خود را تیز فرمودند این آخر دور
 اکبری بود کہ بلا آخرہ در سنہ ۱۰۱۳ھ / ۱۶۰۵ء بہ اتمام رسید۔ درین دور از دست اکبر باسلام
 خیالی نقصان رسید۔۔۔۔۔ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ خاطر طمانی این نقصان جد و جد حکیمانہ و
 مدد اندہ نمود کہ بلا آخرہ نتائج ایشان بر آمد شدند۔۔۔۔۔

در سنہ ۱۰۱۴ھ بمطابق جمادی الآخر ۱۶۰۵ء جلال الدین اکبر فوت کرد۔۔۔۔۔
اندازہ عمد اکبر از مکتوب امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ می شود، بنام خان اعظم
تحریر فرموده بود۔

غرمت اسلام تاحدی رسیده که کفار بر ملا طعن اسلام و ذم مسلمان
می نمایند ولی تحاشی اجراء احکام کفر و ملاحی اهل آن در کوچ و بازاری
کنند و مسلمانان از اجراء احکام اسلام ممنوع اند و در اتیان شراخ
ند موم و مطعون۔ بیت

پری نهفته رخ و دیو در کرشمه و ناز

بسوخت عقل ز حیرت که این چه هو العجیبی ست۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد اول، مکتوب نمبر ۶۵)

بعد از موت اکبر بتاريخ ۲۱ اکتوبر سنہ ۱۶۰۵ء میلادی جهان گیر تخت نشین شد۔
چونکہ مریدین حضرت مجدد الف ثانی مقربین جهانگیر بادشاه بودند فرمان دوازده نکاتی که
جهانگیر اورا بعد از تخت نشینی جاری کرده در ان اثرات حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ
بوسط مریدین ایشان بطری آید، مثلاً این نکات :-

۱- ممانعت ہر نوع منکرات و منشیات (در عمد اکبر بادشاه اشیاء مخدرہ رواج عام بود
بلکہ بر انش نگرانی حکومت حاصل بود)

۲- تعمیر و مساجد و حالی مدارس : (در زمانہ اکبر بعض مساجد و مدارس ویران کرده
شده بود، و جائش قبضہ شده بود)

۳- عیش و مرفوع عام بر ای اسیران : (در زمانہ اکبر آن کسان را کہ عمل بشعائر اسلامی
می کردند عقید می کردند مثلاً قصابان کہ گوشت گاؤ را می فروختند و آن زمان
مسلمانان را کہ پرده می کردند محکوم بر ندان می کردند)

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کہ بنام ارکان دربار جهان گیری ارسال فرمودند،

تحریک بہ اسلام می کردند، شیخ فرید حزاری را در یک مکتوب تحریر میفرماید:-

”بادشاه نسبت به عالم در رنگ دل است نسبت به بدن که اگر دل صالح است بدن صالح است و اگر فاسد است، فاسد----- صلاح بادشاه صلاح عالم است و فساد او فساد عالم----- امروز که نوید زوال مافع دولت اسلام و بختارت جلوس بادشاه اسلام بجوش خاص و عام رسیده اهل اسلام بر خود لازم دانستند که نمود و معاون بادشاه باشند و بر ترویج شریعت و تقویم ملت دلالت نمایند----- (مکتوبات امام ربانی، جلد اول، مکتوب نمبر ۷ ص ۱۹)

نخجہ کوشش های تبلیغی و اصلاحی حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ این برآمد که جماعیگر بہ شیخ فرید حزاری حکم کرد کہ یک کتبہ علماء را تفکیک داده شود در امور شرعیہ مشورہ ایشان بہا شامل حال شود----- کدام وقت کہ این مژدہ بجوش باہوش حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ رسیدہ بالفور شیخ فرید حزاری را نوشت:

”شنیدہ شد کہ بادشاه از حسن نفع مسلمانان کہ در نماد خود دارند بایشان فرمودہ اند کہ چار کس از علماء دیندار پیدا کنند کہ ملازم باشند و میان مسائل شرعیہ میگردہ باشند تا خلاف شرع امری واقع نشود الحمد للہ سبحانہ علی ذلک- (مکتوبات امام ربانی، جلد اول، مکتوب ۵۳)

و فتیکہ دشمنان اسلام مطلع شدند کہ مساعی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کامیاب خواهد شد سخنیہائی فی سرو پارا بجوشای جماعیگر در مورد حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ رسانیدند- درین ریشہ دو انجمن شیعہ نیز بودند، مردم آزاد خیال نیز بودند و یقیناً بہ پرست ہندو نیز خواهد بودند- چنانچہ در سنہ ۱۰۲۸ھ / ۱۶۱۹م جماعیگر حضرت مجدد علیہ الرحمہ را ایک بہانہ بہ دربار خود خواست- چونکہ از زمانہ اکبر جائے سلام رواج سجدہ تقطیسی بود کہ این را زمین بوسی” می نامیدند- شاہ جهان بادشاہ را اندیشہ بود (کہ در ان زمانہ نام شترادہ خرم یاد می شد) کہ حضرت مجدد علیہ الرحمہ سجدہ نخواهد کرد و درین جرم جلا

قید و بند خواهد شد پس توسط علماء بہ حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ الاقدس پیغام ارسال کرد کہ بادشاہ را سجدہ تعظیسی در شریعت رخصت است لہذا شمانیز سجدہ کنید تاکہ از پادشاہ وقت کدام تکلیف بشمارسد مگر حضرت مجدد علیہ الرحمۃ واضح انکار فرمود گفت سجدہ فقط و فقط برای اللہ جل جلالہ، مجاز است۔ چنانچہ در دربار تشریف آورد و سجدہ نہ فرمود و جہانگیر و تمام درباریان را در حیرت انداخت۔۔۔ باین کردار جہانگیر نہایت ناخوش شد و حضرت را یک سال در قلعہ گوالیار محبوس کرد، و اکثر اقبال درین بیت اشارہ کردہ میفرماید۔

گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے

جس کے نفس گرم سے ہے گرمی احرار

(یعنی آن مجدد بحق کہ گردش پیش جہانگیر بادشاہ خم نہاد، از گرمی انفاس مقدسہ ایشان گرمی و حرارت در سینہ ہائے احرار پیدا کردیدہ است۔)

جہانگیر بعد از یک سال حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ را بہ کامل اکرام و احترام رہا کرد۔ در اثناء قید و زندان کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ از کدام ہمت عالی، تحمل، بردباری، متانت و استقامت، صبر بر سنت یوسفی، کارگرفتہ نہایت حیرت ناک است۔ کدام خطوط را کہ از داخل بدیخانہ بہ مقررین دربار جہانگیری و مخلصین خود تحریر فرمودہ قابل مطالعہ مسجد۔ در ضمن یک مکتوب بہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ (م ۱۰۵۲ھ / ۱۶۳۲م) تحریر دارند۔ ”دولتمندان در ایلام محبوب آن قدر جلالت و لذت می یابند کہ در انعام او متصور نباشد۔“

”ہر چند کہ دو محبوب اند لیکن در ایلام نفس محبت را مدخلی نیست و در انعام قیام مراد نفس است“

هنياً لا رباب النعيم نعيمها = وللعاشق المسكين ما يتجرع

(مکتوبات امام ربانی جلد دوم، مکتوب ۲۹)

و در یک مکتوبشان کہ ہمام صاحبزادگان خود صادر فرمودہ بود۔

مینویسد :- ”باید که لکھ ”لا“ نفی آلمہ ہائی نفس خود نمایند و دفع مقاصد و مرادات خویش کنند، مراد طلبیدن دعوی الوہیت خود کردن است، باید کہ ہیج مرادی را در ساحت سیدہ خود گنجائش نبود و ہیج ہوسی در مثیلہ نماید تا حقیقت مدعی متحقق شود۔۔۔۔۔ حتی کہ خلاصی من کہ بالفعل از اہم مقاصدش است نیز باید کہ مراد شائبہ شد (مکتوبات امام ربانی، جلد سوم، مکتوب نمبر ۲ صفحہ ۷-۸)

و در یکی از مکتوبات شان کہ بہام خلیفہ خود حضرت شیخ بدیع الدین صادر فرمودہ بود تحریر دارند :

”سالہا بہر بیت جمالی قطع مراحل می نمودند الحال بہر بیت جلالی قطع مسافت نمایند و در مقام صبر بلکہ در مقام رضا باشند و جمال و جلال را مساوی دانند۔“
(مکتوبات امام ربانی، جلد سوم، مکتوب نمبر ۶ صفحہ ۱۶)

یک سال بعد حضرت مجدد علیہ الرحمہ را جہانگیر راہا کرد و تا مدت چار سال ایشان را بہ ہمراہ خود داشت شش ماہ پیش از وصال شان از لشکر شانی رخصت گرفت و بہ سرہند تشریف آورد و در عین سرہند در سنہ ۱۰۳۴ھ ۲۸ صفر المظفر از دارقانی بسوی داربائی کوچ فرمود، پیش از وصال بہ اہل و عیال خود و وصال خویش خبر داده بودند۔۔۔۔۔

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ در مشائخ طریقت نہایت ممتاز بودند، در احیاء سنت و احیاء شریعت خیلی کارنامہ ہا انجام دادند و تصور وحدۃ الشہود پیش کردہ اساس فکر صحیح نہادند حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ بیخ کنی بدعات فرمودہ را ہنمائی بسوی سنت فرمودہ اصلاح معاشرہ کردند، رخ تاریخ پاک و ہند و غیرہ را تبدیل نمودند چنانچہ بعد از اکبر بادشاہ، جہانگیر بادشاہ و بعد از جہانگیر بادشاہ شاہجہان بادشاہ و بعد از شاہ جہان بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر آمد۔۔۔۔۔ دور عالم گیری عروج مساعی ایشان بود۔ حضرت شاہ غلام علی بیہ الرحمہ۔ (م-۱۲۴۰ھ) آن شخصے کہ فیضانش بواسطہ شیخ خالد کردی رحمہ اللہ تعالیٰ در تمام آسیا جاری و ساری است، در صفت حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ میفرماید :

”ایشان مجدد الف ثانی اند و حقائق و وقایع در کثرت معارف الهیه و فیوض و برکات ایشان و افاضات کثیره که اصلاح دلمانموده و مقامات عالیہ کہ در طریقہ خود بالہامات حق مقرر فرمودہ اند در ان مقامات قرب الہی است سبحانہ۔

(مکاتیب شاہ غلام علی دہلوی، لاہور ۱۳۱۵ھ، مکتوب اول ص ۵۱)
عالم جلیل محدث کبیر قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ در توصیف حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ فرماید۔

”و چون ہزار گذشت و نوبت اولو العزم رسید حق تعالی موافق عادت قدیم برای ہزار دوم مجددی پیدا کرد کہ در سائر اولیاء مجددان مثل اولو العزم باشد در انبیاء و رسولان و اور از بقیہ طینت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آفرید و این مقامات و کمالات کہ کسی ندیدہ بود و طفیل او کمالات در آخر زمان شائع و جلوه گر گردانیدہ“

”قاضی ثناء اللہ پانی پتی: ارشاد الطالین، لاہور ۱۳۱۵ھ، ص ۶۳)
و مجاہد کبیر حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ میفرماید:

’ناصر السنۃ، قانع البدعۃ، سراج اللہ الموضوع لیستغنی بہ من یشاء من عبادہ المؤمنین وسیف اللہ المسلول علی اعدائہ من الکفرۃ والمبتدعین الامام العارف الالعی مولنا الشیخ احمد الفاروقی الماتریدی الحنفی النقشبندی السرهندی۔“

(تذکرۃ مجدد الف ثانی، لکھنؤ ۱۹۵۹ء، ص ۳۰۳)

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ ہفت صاحب زادگان و سہ دختران نیک اختران داشتند کہ از آنها حضرت خواجہ محمد صادق، خواجہ محمد سعید اور خواجہ محمد معصوم نہایت ممتاز بودند۔ سلطان اور نگیزب عالمگیر از حضرت خواجہ محمد معصوم قدس اللہ روحہ خلی

فیض حاصل کرد و فرزندش حضرت خواجہ سیف الدین تربیتی شد۔۔۔ تصانیف حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ از بہت تجاوز می کند لیکن از ہمہ اہم ترین کتاب "مکتوبات شریف" است کہ تمام مکتوبات امام ربانی یاد می شود این خزائے علوم و معارف کہ کے نہ دیدہ و نہ شنیدہ۔ مکتوبات شریف بہ جلد دارد، در جلد اول مشتمل بر ۳۱۳ مکاتیب است، تمام "در المعرفت" نیز شہرت دارد کہ مولانا یار محمد بخشی این را جمع کردہ است۔ جلد دوم مشتمل بہ "۹۹" عدد مکاتیب است کہ تمام "نور الخلائق"، نیز شہرت دارد، مولانا عبدالحی المحصاری این را جمع کردہ است۔

جلد سوم مشتمل بر (۲۲۲) مکتوب است این را مولانا محمد ہاشم کشمیری بد خستانی جمع فرمودہ و نام تاریخی این مجموعہ "معرفۃ الحقائق" است این تمام مکتوبات شریفہ در میان ۱۰۲۵ھ و ۱۰۳۰ھ مرتب گردیدہ است و از مقامات مختلفہ طبع گردیدہ است مکتوبات شریف شروح و حواشی و تراجم نیز دارد۔۔۔۔۔ و از مکتبہ التحقیق و غیرہ مکاتب داخل بلاد ترک مترجمہ بزبان ترکی نیز شائع شدہ چنانچہ در بر صغیر مترجم بزبان اردو شائع شدہ کسی کہ ارادہ اطلاع کامل داشتہ مختص بہ ہمین موضوع داشتہ باشد بہ تألیفات علامہ و اکثر محمد مسعود احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ مراجعہ باید کرد۔

تأثرات خواجہ محمد ہاشم کشمیری رحمہ اللہ کہ از اجل خلفاء حضرت امام ربانی رحمہ اللہ می بودند بر مکاتیب شریفہ

"این معارف است کہ دفاتر مکتوبات کثیر البرکات و رسائل معادن الفتوحات متضمن آن است و ہر معرفتی از آن شفا بخش دہای رنجوران و مقربان و مجبوران، نقل آن، نقل ہر محفل، آوازہ شان، آویزہ گوش ہر دل، ہر فقرہ از آن خاتم اسرار فقراء را عینہ، و ہر فصلی از آن جواہر اسرار و صل را خزینہ، اقلام از مباشرت آن ارقام نیستان شکر، از تضمین آن کلمات بوستان از ہر، کاما از شیرینی ان مقام بہ علاوت ایمان ہمدوش، دلما از صفائے آن اسرار بانوار لایزال ہم

صراطِ مستقیم

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی

ترجمہ فارسی

الحاج محمد یونس باڑی مظہری

ایم۔ اے (فارسی)

نظر ثانی

علامہ محمد ذاکر اللہ نقشبندی

م فرمودہ انسان را آفرید^۱۔۔۔۔۔ کھن آموخت^۲۔۔۔۔۔ نو سخن آموخت^۳
 مسلمان^۴ ساخت ایں احسان عظیم فرمود^۵۔۔۔۔۔ از پاکی و پاکیزگی و دانائی و حکمت آراستہ و
 پیراستہ فرمود^۶۔۔۔۔۔

طریقہ خواستن برائش نشان داد و این سخن آموختانہ

اهدنا الصراط المستقیم O صراط الذین انعمت علیہم^۷
 ترجمہ : نشان بده مار راہ را است راہ ان کسانیکہ تو بایشان انعام کردہ ہستی
 برائے این راہ فرمودہ ”این راہ را است راہ ماست بر ال بر وید متزلزل نہ شوید
 این جادو محبوبان است۔۔۔۔۔ این جادو ماہم است۔۔۔۔۔ این راہ راہ غیر نہ پندارید۔۔۔۔۔
 ایشان برائے ما مستند و ما برائے ایشان۔۔۔۔۔ کیچہ آں را دوست دارد۔۔۔۔۔ اور او دوست
 داریم۔۔۔۔۔ ہر کہ باں نیست با ما نیست۔۔۔۔۔ ایشان با ما پیان محبت کرڈاند و ما بر ایشان انعام،
 احسان کردہ ایم۔۔۔۔۔ بے از بر گزیدہ و چنیدہ نفوس قدسیہ او ہم بود کہ زمانہ از نام مجدد
 الف ثانی اور امی شناسد و یادی کند۔۔۔۔۔ نام نامی ایشان شیخ احمد کابلی ثم سرہندی بود۔ در
 ۱۰۹۱ھ / ۱۵۶۳ء در سرہند شریف (مشرقی پنجاب بھارت) متولد شدہ و ہمیں جادر
 ۱۰۳۳ھ / ۱۶۲۳ء رحلت فرمود و در شان ایشان ہر سخن خوبی می سرزد۔

چنانچہ شاعر مشرق علامہ محمد اقبال می فرماید

وہ ہند میں سرمایہ ملت کا نگہاں
 اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار^۸

بر سرمایہ ملت اسلامیہ در ہندوستان آنحضرت نگہاں بودند اللہ تعالیٰ حضرت ایشان را (از
 خطر ایچہ در پیش ملت اسلامیہ مادر ہندوستان بودند) با خبر کرد۔۔۔۔۔ برائے قبر مبارکش گفت
 وہ خاک کہ ہے زیر فلک مطلع انوار
 آن خاک (قبر شریف) زیر فلک مطلع انوار النبی است

اقبال را پیش ذرات قبر مبارک ایثاں کو اکب ہم شرمندہ بظری آید

اس خاک کے ذروں سے ہیں شرمندہ ستارے

اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحب اسرار^{۱۱}

اندریں قبر شریف آل صاحب اسرار آسودہ مستند کہ ستارہ ہار و دے ذرات خاک
ایں قبر شریف بجل اند

شان حضرت محمد و الف ثانی علیہ الرحمہ بہ چہ طور بیان خواہد شد۔ عقل گنگ می ماند
و حیرت فراواں زندگی از زمین تا آسمان و از آسمان تا ماوراء ارواں دواں می گردد۔

مقام ولایت :- ”بلدہ سرحد گویا زمین احیائے من است برائے من چاہ عمیق
تاریک پر کردہ صفت بلند ساختہ اندر اکثر بلاد و بقاع آل را ارتقا دہ دادہ و نورے دریاں زمین
و دیعت گشتہ است“^{۱۲}

”من بفضل خداوند تربیت یافتہ ام و براہ اجتناء رفتہ سلسلہ من

رحمانی است۔۔۔۔۔ و طریقہ من سبحانی است“^{۱۳} حضرت ایثاں

ماوراء از دائرہ ولایت چمنیں علوم و معارف کہ مقتبس است از

مکتوٰۃ نبوت و موعید است بوز کشف و فراست بہرہ مند فرمودہ

اند^{۱۴}۔۔۔۔۔ حضرت ایثاں را از سیرت شان الحیوۃ کہ مملکتی است

فوق شان العلم مشرف گردانیدہ شد۔۔۔۔۔ شان العلم نہریت

کوچک در پہلوئے شان الحیات کہ شیخ آنجا کلبہ دورد کہ دریاں

اقامت ورزیدہ است^{۱۵}۔

حضور انور علیہ السلام ایثاں را سند خاص مرحمت فرمودہ^{۱۶}۔ و از مقام شفاعت ہم حصہ عطا

فرمودہ حضور اکرم علیہ السلام ایثاں را ”صلہ“ قرار دادہ کہ ایثاں دور افتادگان را شیر و شکر می

کند نگاہ بلند شان بر لوح محفوظ^{۱۷} بود۔ و عالم برزخ در تحت نظر ایثاں می ماند۔ و آن جا

حضرت علیہ الرحمہ عجائبات عالم را چشم خود ملاحظہ می فرمودند^{۱۸}۔ کائنات ہم پیش نظر

ایثاں بود۔ شہر ہائے بر صغیر کہ دریاں انبیاء علیہم السلام مد فون اند پیش ایثاں روشن

بودند۔ مستجاب الدعاء بودند^{۱۹} و از دعائے ایثاں قضائے مہرم ہم در التواء می افتاد^{۲۰}

الغرض مقام (مرتبہ) ایثاں خیلے بلند واقع است کہ فکر بآنجائے نجات و اندر رسد۔

حضرت مجدد الف ثانی قافلہ سالار سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مستعد ہیں سلسلہ عالیہ بہ خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبرؒ منتہی می شود۔ وہر آں چہ بر قلب اطہر منور اکرم ﷺ منزل بود حضور ﷺ در سینہ صدیق اکبرؒ انداختہ و ازین است کہ سیدنا صدیق اکبرؒ مظہر اتم حضور اکرم ﷺ۔ اند۔ و برائے عظمت و جلالت و اقریبیت و محبوبیت این سلسلہ عالیہ این نسبت کافی است ۲۲۔

از مطالعہ مکتوبات شریفہ معلوم می شود کہ اللہ تعالیٰ از گنجھائے غیبی خود ایثاں را فراواں حصہ عطاء فرمود۔ مکتوبات شریفہ بحر زخار اسرار و معارف ہست کہ احاطہ آں ممکن نظر نمی آید۔

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ قافلہ سالار طبقہ عظیم در معاشرہ اند کہ از جہاں نو خبر دادہ اند۔ عظمت اسلام را بلند کردند۔ دل ہار اشیر و شکر کردند۔ برائے (نصرت) اسلام (متاع شان) ایثار کردند۔ آنچه گھنہ برائے خدا گھنہ آنچہ کردند برائے (رضائے) خدا کردند۔ از مخلوق پیچ نہ خواستہ شخصیت مقدمہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ قائد و راہنمائے این گروہ احرار اند۔ ہمہ در گرد و وجود شاں جمع نظر می آیند۔

(ہجوم کیوں ہے زیادہ شراب خانہ میں)

(فقط یہ بات ہے پیر مغاں ہے مرد خلیق)

چرا در میخانہ ہجوم زیادہ است۔ فقط این است کہ پیر مغاں مرد خلیق است

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (م ۱۱۷۶ھ / ۱۷۶۲ء)، و از مسلک دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی (۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء) و از مسلک اہل حدیث۔ نواب صدیق حسن خان (م ۱۳۰۸ / ۱۸۹۰ء) و قائد مسلک بریلوی۔ مولانا احمد رضا خان بریلوی (م ۱۳۴۰ / ۱۹۲۱ء) و خلیفہ ایثاں مفتی ضیاء الدین مدنی (م ۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۱ء) و شخصیت محبوب از دانشوران دور جدید ڈاکٹر محمد اقبال (م ۱۳۵۷ھ / ۱۹۳۸ء) الغرض جملہ (اہل علم) در توصیف ایثان (حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ)۔ رطب اللسان بکرمی آیند۔

(۱) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ

خراج عقیدت پیش کنال فرمودند ”جلالت شان ایشان بانجام سیدہ است کہ بلاترود
در بارہ ایشان توان گفت ہر کہ اورادوست دارد مومن و متقی است و کساینکہ باو عداوت کند
فاجر و شقی است۔“^{۲۴}

(۲) مولوی رشید احمد گنگوہی نوشتہ - ”این شمر کا جہد و جہد ایشان است کہ (امروز)
من و شمار مسلمان می نامند۔“^{۲۵}

(۳) نواب صدیق حسن خان رقم طراز اند ”مرتبہ ایشان در اولیاء اللہ مثل حضرات
الوالعزم در انبیاء است و طریقہء شال جی بر اتباع کتاب و سنت است۔“^{۲۶}

(۴) مولانا احمد رضا خان بریلوی ”در مکتوبے بنام مولانا محمد علی مونگیری ناظم
اعلیٰ ندوۃ العلماء لکھنؤ۔ ارشادے انہم از حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ یاد می دہانند
و این ارشاد را واجب الاطاعت قرار می دہند مولانا نوشتہ اند :

”شما صوفی با صفا را ارشادے از حضرت شیخ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ یاد می دہانم و
امید دارم کہ این ارشاد کہ عین ہدایت ہست اقتضال خواہند کرد۔ حضرت مہر و
در مکتوبات شریفہ فرمودند :

”فساد مبتدع زیادہ تر از فساد صحبت صد کافر است (۱۰۰)“
مولانا خدرا انصاف فرمائید کہ شما، زید و اراکین (ندوۃ العلماء)
مصلحت دین و ملت را بہتر می دانید یا حضرت شیخ مجدد (علیہ
الرحمہ)؟۔۔۔۔۔ از خوبی ہائے شما ہرگز امید نہ دارم کہ این ارشاد
ہدایت بنیاد را معاذ اللہ باطل خواہد گردانید چون آن حق است
و لاریب آن حق است چرا قبول نہ خواہد افتد؟“^{۲۸}

علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی علیہ الرحمۃ (م ۱۰۶۷ھ / ۱۶۵۷ء) (جد اعلیٰ) عارف
کامل و فاضل جلیل مفتی ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمۃ (م ۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۱ء) حضرت شیخ
احمد علیہ الرحمۃ را نخستین بار مجدد الف ثانی تحریر فرمودہ و برائے منصب مجدد ہزار دوم
اعلان فرمودہ بود۔ از شیخ محمد عارف مدنی منقول است کہ مفتی ضیاء الدین مدنی دست ہائے

خود راہ سر نہادہ می فرمودند حضرت مجدد تاج سرماہستہ تاج سرماہستہ، عظیم شاعر مشرق و فیلسوف دکتور محمد اقبال از مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ چنداں متاثر بود کہ بناء ”تصور خودی“ کہ معروف تصور از بودہ تصور ”وحدۃ الشہود“ کہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اور اپیش کردہ بودہ بنا کردہ^{۲۹}۔ ویرائے فیض حضرت مجدد چٹال آرزو کرد۔

تین سو سال سے ہیں ہند کے میخانے بند

اب مناسب ہے کہ تیرا فیض ہو عام اے ساقی^{۳۰}

(میخانے ہند از سہ صد سال ہمت اند۔ ساقی! مناسب است کہ فیض شہا کنون عام شود) اودر ظلمت کدہ ہند در تلاش متاب سرگردان است ویر در مجدد استادہ عرض می کند

تو میری رات کو متاب سے محروم نہ رکھ

ترے پیانے میں ہے ماہ تمام اے ساقی^{۳۱}

ملاحظہ فرمائید کہ تمام علماء و دانشوران گرد حضرت مجدد الف ثانی جمع اند و خراج عقیدت پیش می کنند۔ در امور یکہ بین المسلمین اختلاف رود اوہ است اگر در روشنی ارشادات حضرت مجدد جائزہ بحیرم از اختلاف سوئے اتحاد پیش قدمی ممکن است کہ حضرت ایشاں را تمام محبوب دارند اتحاد جسمانی معنی ندارد۔ اتحاد فکری اتحاد اصلی است۔ مولیٰ تعالیٰ مارا از دولت اتحاد فکری سر فراز بفرمائید تا در فضائے محبت و یگانگت زمیں ممکن شود و روح ہائے بے آرام را پیغام سکون داد اسود۔

انکوں دربارہ مسائل اختلافیہ اقتباسات از مکتوبات فارسی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ پیش کلمہ ہر کس واضح گردد کہ باطل چیست و حق کجا است؟ و صراط مستقیم ہدست آید

عقیدہ

از عقائد صحیحہ و خیالات راست کشت قلب کلفتہ می باشد اگر عقائد درست نباشند و خیالات پرآگندہ باشند زندگی بے کیف می شود چوں مستی شباب زائل شود انسان ہم گشتہ بطری آید زندگانیش عذاب می گردد مایوسی با احاطہ می کنند۔ انکہ از خاک پیدا شدہ بود پس

در خاک می رود----- در غبار گم شود----- این چه انجام است و چه زندگی است
حضرت مجدد الف ثانی علیه الرحمۃ در باب عقائد چنان اظهار خیال فرمودند که "غستین
ضروریات بارباب تکلیف تصحیح عقائد است بر وفق آراء علماء اہلسنت و جماعت" ^{۳۳} شکر اللہ
سعیہم کہ نجات اخروی و اہمۃ باتباع آراء صواب نمای این بزرگواران است۔

خالق و مخلوق

در بارہ ذات باری تعالی حضرت مجدد الف ثانی علیه الرحمۃ این تصور دارند کہ
"اللہ تعالی بذات مقدس خود موجود است و تمام اشیاء از ایجاد او
تعالی شانہ موجود اند" ^{۳۴}

حضرت مجدد الف ثانی علیه الرحمۃ در بارہ وحدانیت او تعالی شانہ چنان اظهار خیال
فرمودہ کہ از اوراک عوام خیلہ بلند واقع است۔ در مکتوبے میفرماید : توحید عبارت از
تخلیص قلب است از توجہ مادون او سبحانہ و تعالی تا ز مایہ دل را اگر فتاری ماسوی متحقق
است اگر چه اقل قلیل باشد از ارباب توحید نیست ^{۳۵}

مزید میفرماید ! آری از واحد گفتن دو سخن کہ در تصدیق ایمان معتبر است لابد است ^{۳۶}
حقیقت توحید در نظر حضرت مجدد الف ثانی این است کہ از قلب موحد خیال غیر
اللہ ہم ہر وں شود (و ہر آن شے کہ مسلمان را از خدا غافل کند غیر اللہ است) یقیناً ہر کہ
خدا را یک می گوید و یک می داند او ہم موحد است۔

حضرت مجدد الف ثانی علیه الرحمۃ بآنها اختلاف دارند کہ نقائص و عیوب را نسبت بہ
ذات حق می کنند چنانچہ فرمودند :

"صفات نقائص از جناب قدس او تعالی مسلوبست و او تعالی از
صفات و لوازم جواہر و اجسام و اعراض منزہ است زمان و مکان و
جست را در حضرت او تعالی گنجایش نیست اینہا ہمہ مخلوق او ہند" ^{۳۷}

بعضے از غیب برائے خدا تعالیٰ نفی کنند کہ چیزے از و مخفی نیست :

”حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ در مکتوبے اس تصور را تردید کرده چنین میفرماید حق تعالیٰ در کلام مجید خود را بعلم غیب خود می ستاید و خود را عالم الغیب می فرماید نفی علم غیب کردند از و سبحاء بسیار مستقیم و مستحضر است و فی الحقیقت تکذیب است حق را سبحاء“ ۲۸

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ معراج جسمانی حضور انور ﷺ را قائل اند - او بایں ہم قائل اند کہ حضور اکرم ﷺ دیدار باری تعالیٰ فرموده - و آں ہارا تکذیب می کنند کہ رویت باری تعالیٰ را قائل نیند زیرا کہ در حیات دنیاوی رویت باری تعالیٰ واقع نمی شود - حضرت مجدد الف ثانی در مکتوبے تحریر فرمودند :

”رویت آل سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام در شب معراج در دنیا واقع نشدہ است بلکہ در آخرت واقع شدہ زیرا کہ آن سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام در آن شب چوں از دائرہ مکان و زمان بیرون جست و از تنگی مکان برآمد ازل و ابد را آن واحد یافت ہدایت و نہایت را در یک نقطہ متحد دید اہل بہشت را کہ بعد از چندین ہزار سال بہ بہشت خواهند رفت در بہشت دید“ ۲۹

تَعْظِيم و تکریم قرآن

در دور جدید بعض ممالک اسلامیہ کہ از سازشائے بین المللی متاثر نہ تعظیم و تکریم قرآن لازم نہ دارند..... بے باکانہ بر زمین می مانند - در حالی کہ تعظیم و تکریم قرآن عظیم از قرآن و احادیث ہم ثابت است - ہمیں است کہ چارہ صد سال مسلسل قرآن کریم محترم بود - و نیز در تمام ممالک اکنون ہم احترام ملحوظ می دارند - متأسفانہ ! تعظیم و تکریم قرآن اختلافی مسئلہ نہ بود - از سازشائے دشمنان اسلام فعلاً اختلاف دریں ہم رومی نماید موقف حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ دریں باب خیلے معقول و مدلل است - می فرماید -

”قرآن کلام خداست جل سلطانہ کہ بلباس حروف و صوت در آورده بر پیغمبر ماعلیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام منزل ساخته ست و عباد ربان امر و نسی فرمودہ چنانچہ ما کلام نفسی خود را توسط کام و زبان در لباس حرف و صوت در آورده بظاہر بیازیم و مقاصد خفیہ خود را در عرصہ ظہور مے آریم بچنین حضرت حق سبحانہ کلام نفسی خود را بے توسط کام و زبان بقدرت کاملہ خود لباس حرف و صوت عطا فرمودہ بر عباد فرستادہ است و او امر و نواہی خفیہ خود را اور ضمن حرف و صوت آورده بر منصہ ظہور جلوہ دار است پس ہر دو قسم کلام کلام حق باشند جل و علا نفسی و لفظی و اطلاق کلام بر ہر دو قسم بطریق حقیقت باشد چنانچہ ہر دو قسم کلام نفسی و لفظی بطریق کلام ماند۔ نہ آنکہ قسم اول حقیقت ست و ثانی مجاز۔ زیرا کہ مجاز را نفی جائز است و کلام لفظی را نفی کردن و کلام خدا ناگھن کفر ست“

شریعت و طریقت

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ در مکتوبات شریعت را اہمیت بسیار داده اند و این خیال را باطل قرار داده اند کہ شریعت و طریقت دو حقائق جداگانہ اند در نزدیک ایثاں۔ ”شریعت طریقت است و طریقت شریعت است“ شریعت و حقیقت عین یکدیگر اند“ و در حقیقت از یک دیگر جدا نیستند“ در مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اللہ دربار پادشاہ اکبر و بادشاہ جمابگیر و وزراء و خواص و عوام ہمہ را سوائے شریعت متوجہ ساختند و از اہمیت این آگاہ فرمودند۔ از مکتوبات شریفہ چند اقتباسات پیش می کنیم تا این اندازہ معلوم شود کہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اتباع حضور انور ﷺ را مدائے مسلمانان چه انداز اہم خیالی فرمایند۔

(۱) ”مشائخ مستقیم الاحوال! ازین قسم سخنان تنزه مینمایند و در جمیع

مراتب شریعت و طریقت و حقیقت اطاعت حق سبحانہ و تعالیٰ را
در اطاعت رسول او میدانند و اطاعت حق سبحانہ کہ غیر اطاعت
رسول اوست علیہ الصلوٰۃ والسلام عین ضلالت می انگارند^{۲۲}

آدمی تاز ماییمہ بدنس تعلقات پراگندہ مملوٹ است محروم و
مہجور است تصقل مرآت حقیقت جامع از رنگ محبت مآدون او
عزوجل لابد است و بہترین صیقلہا در ازالہ آل رنگ اتباع سنت سنیہ
مصطفویہ است علیٰ مصدرہا الصلوٰۃ والسلام والحق یہ کہ مدار این بر دفع
عادات نفسانی و دفع رسوم ظلمانی است۔^{۲۳}

(۲) خلاصی بے اتباع محبوب رب العالمین علیہ و علی آلہ من الصلوٰۃ
افضلھا من التسلیمات اکملھا ممکن نیست^{۲۴}

(۳) ”آنچہ ہر دہکار خواہد آمد متابعت صاحب شریعت اوست
علیہ الصلوٰۃ والسلام۔“^{۲۵}

(۴) وامت او بواسطہ متابعت او خیر الامم گشتہ است و اکثر اہل جنت
شدہ فرد لدولت متابعت۔ او پیش از جمیع امم بہ بہشت خواہد
در آمدند و تنعمات خواہد حاصل کردند^{۲۶}

(۵) اگر دریں دو امر رسوخ دارند ہیچ غم نیست (۱)۔ متابعت
صاحب شریعت غرا علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام (۲)۔ سو کہ از اعتقاد و
محبت شیخ طریقت واقف باشد^{۲۷}۔

در بعض ممالک اسلامیہ کلام لفظی را کلام اللہ تسلیم نمی کنند و لے بہ نزدیک حضرت
مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ آن کلام اللہ است۔ اللہ تعالیٰ ما را در حضور خودش باادب سازد
آمین۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ چون اوراق قرآنی بر آوردند آل را بوسیدند و بر سر شاں
نہادند معلوم نیست سماچہ شدہ و از کجا بخارفتہ ایم ؟

سجدہ تعظیمی

در باب سجدہ تعظیمی موقف حضرت سجدہ الف ثانی یقیناً صریح است۔ می فرمایند :

بعیض از فقہاء ہر چند سجدہ تحیت بسلاطین تجویز نموده اند اما لائق حال
سلاطین عظام آنست کہ دریں امر بخصرت حق سبحانہ تعالیٰ تواضع
نمایند و این نہایت تذلیل و انکسار را بغیر او تعالیٰ تجویز بحد حضرت
حق سبحانہ تعالیٰ عالمی را مسخر ایشان گردانیدہ است گو محتاج ایشان
ساختہ شکر این نعمت عظمیٰ جا آورده تواضع چنین کہ بنی از کمال
عجز و انکسار است۔^{۲۹}

بغیاب قدس او تعالیٰ مسلم دایند و دریں امر با او شرکت نجویند۔
ہر چند جمعی، تجویز این معنی می نمایند اما حسن تواضع ایشان باید کہ
تجویز این معانی بحد

بادشاہ جہانگیر (۱۰۲۸ھ / ۱۶۱۸ء) در دربار خود طلب کرد۔ حضرت ایشان از
سجدہ تعظیمی انکار فرمودند۔ در پاداش ایں صحتہائے قید و بند برداشت فرمودند و لے
پیش غیر اللہ سر را خم نہ فرمودند۔

گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
جس کے نفس گرم سے گرمی احرار^{۵۰}
کیسکہ گردش پیش جہانگیر خم نہ شدہ
از نفس گرم لوجوش احرار تا حالی موجود است

نور و بشر

اللہ تعالیٰ در قرآن مجید حضور اکرم ﷺ را بیک مقام ”نور“^{۵۱} فرمودہ و در جائے
دیگر ہنر گفتہ^{۵۲} ”انسان حیران است چہ بخوید و چہ نہ گوید۔ ایں حیرانی ہم باعث اختلاف

گشت۔ در ہر شدن ”نور“ را اللہ تعالیٰ ایں حکمت میان فرمودہ کہ ہر ارادہ راں حال
انس پیدا شود کہ ہادی و راہبر ہم در لباس بشری می باشد۔ لہذا فرمود اگر فرشتہ را نبی
کردے اور اہم بہ شکل مرد فرستادے۔ ہم شک کردے چنانچہ الحال ماندہ اند^{۵۳}۔

مشیت ایزدی ایں است ہر کہ برائے ہدایت انسان فرستادہ شود اگرچہ نور باشد
در شکل انسانی و لباس بشری خواہد فرستادہ شد۔ حقیقت ایں است محبین و پرستاران
در حقیقت محبوب جستجو نمی کنند بلکہ بہ حسن و جمال محبوب جاں فدای کنند دین فطرت محبت
است و تقاضائے ایمان ایں است کہ مثل یہود و نصاریٰ و مشرکین نظر بر لباس بشری
مجدود نہ ماند غطاں و پچاں درین باب موقف حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ خلیہ واضح
است چنانچہ میفرماید۔

باید دانست کہ خلق محمدی و رنگ خلق سائر افراد انسانی نیست بلکہ خلق ہیچ فردے از
افراد عالم مناسب ندارد کہ او ^{۵۴} باوجود نشاء عنصری از نور حق جل و علا مخلوق گشتہ است
کما قال علیہ و علی آلہ و صلوة و السلام ”خلقت من نور اللہ (تخلیق من از نور الہی شدہ)“^{۵۵}
محبوبان کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم را ہر گشتہ در رنگ سائر ہر تصور
نمودند ناچار منکر آمدند (چنان کہ کفار انبیاء علیہم السلام را بہ مثل دیگر انسانا شمار کردند
و کمالات نبوت را منکر شدند^{۵۶} در مکتوب دیگر فرمود۔)

عوام شارکت صوری را ملاحظہ نمودہ خواص بلکہ اخص الخواص ہا در رنگ خود ہا تصور
کردہ در مقام انکار و اعتراض می آیند و محروم میمانند“^{۵۷}۔ در یک مکتوب تحریر دارند
محبوبان کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم را ہر گشتہ در رنگ
سائر ہر تصور نمودند ناچار منکر آمدند و صاحب دولتان کہ
اورا علیہ الصلوٰۃ و السلام بعنوان رسالت و رحمت عالمیان دانستہ
و از سائر الناس ممتاز دیدند بدولت ایمان مشرف گشتہ راز اہل
نجات آمدند۔^{۵۸}

حیات دنیا و آخرت

اللہ تعالیٰ نیکوکار مسلمانان را بفضلہ از خوشگوار زندگانی بہر ساختہ - ۵۸ شہداء را مرثوہ
حیات جاوید ال دادہ ۵۹ - محبین و محبوبین را از خوشگھمائے دنیا و آخرت خوشنود فرمودہ ۶۰
(درین حال) در بارہ حیات ہائے انبیاء علیہم السلام چہ باید گفت بچناں حقیقت حیات طیبہ
امام الانبیاء تاجدار دو عالم ﷺ کسی نمی تواند رسد - حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ
حیاتہائے انبیاء علیہم السلام اظہار خیال کنال فرمودند -

”الانبياء يصلون في القبر شنیدہ باشند کو حضرت پیغمبر ماعلیہ و علی آلہ
السلام شب معراج چوں بد قبر حضرت کلیم علی نبی و علیہ الصلوٰۃ
والسلام گذشتند دیدند کہ در قبر نمازی گزارند و چوں با سہاں رسیدند
کلیم را آنجا یافتند معاملہ این موطن عجائب و غرائب دارد“ -
در مکتوبے تحریر دارند

و درین ایام چوں بتقریب فرزند ی اعظمی مرحوی (محمد صادق) نظر
بآن موطن بسیار کردہ می شود اسرار غریبہ بظہور می آید کہ اگر شمرہ
ازال در گفت آید باعث قہما گردد - - - - می فرمودند - - - -
قبر نیز روضہ ایست از ریاض جنت ہر چند عقل کوتاہ اندیش در تصویر آں عاجز باشد -
چشم دیگر است کہ تماشائے این اعجوبہاے نماید“ ۶۲

نور

سایہ جسم اطہر حضور انور ﷺ بودیانیہ بود - دریں ہم اختلاف موجود است - موقف
حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ ایں است :-

چون وجود آنسر در علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام در عالم ممکنات باشد
بلکہ فوق ایں عالم باشد ناچار اور اسایہ نبود و نیز در عالم شہادت سایہ

شخص از شخص لطیف ترست و چون لطیف تر از او در عالم نباشد
 اورا چه صورت دارد و علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ و تسلیمات -^{۶۳}

عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حضور انور ﷺ محبوب و مطلوب، کبریا اند ازین جت محبتش مطلوب شده و اطاعتش
 منو کد گشته بایں همه اختلاف موجود است و از تعظیم منع می کند - حضرت مجدد الف ثانی
 علیہ الرحمۃ سخنی دلپذیر گفتند فرمودند -

عظمت بزرگی ایشان را درین دنیا چه شناسند که حق با مطلق درین دار
 ابتدا مستخرج است و حق با باطل مخلوط در روز قیامت بزرگی ایشان
 معلوم خواهد گشت که امام پیغمبر اہل باشند و صاحب شفاعت ایشان و
 آدم علیہ السلام و من دونہ ہمہ تحت لوای ایشان ہند -^{۶۴}

علم عطائی

ما چه و علم ما چیست ؟ ---- بیچ است - کسایکه از اساتذہ آموختہ اند و در کتابہا خواندہ
 اند ما از اندازہ علم ایشان قاصریم ---- و در بارہ علم آنہا کہ اللہ تعالیٰ از کر مش خود درس
 دادہ و آموختہ چه توان گفت،^{۶۵} حال غلامان ایشان چنین است کہ اگر نظر بر علم شان کنیم
 حیران می مانیم - ازین غلامان یکے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ ہم بودند - آنحضرت
 علیہ الرحمۃ فرمودند -^{۶۶}

از انعامات حق جل سلطانہ چه نویسد و چساں شکر آں نماید علوم و
 معاینہ افاضہ میشود و توفیق خداوندی جل شانہ اکثر آں در قید کتابت
 می آید و بسمع اہل و نائل میرسد اما سرار و وقائع کہ بایں متمیز است
 شہ از اہل بظہور نمیتواند آورد و در مز و اشارت نیز از اہل مقولہ سخن

نیتواند کرد فرزندی اعززی که مجموعہ معارف فقیر است و نسی
مقامات سلوک و جذبہ رمزی ازین اسرار دقیقہ باو در میان نمی آرد
به شیخ تمام در استتار آن میکوشد بآنکہ میدانند کہ فرزندی از محرمان
اسرار است و از خطاء غلط محفوظ لیاچہ کند کہ وقت معافی زبان را میگردد
لطف و لطائف اسرار لب ہارا میگردد و یقین صدری و لا یطلق لسانی
نقد وقت است آن اسرار نہ از قبیل اند کہ در بیان می آیند بلکہ در بیان
می آرند۔

فریاد حافظ این ہمہ آخر بہر زہ نیست = ہم قصہ غریب و حدیث عجیب است
ایں کہ ماوراستتار آن می گوئیم مقتبس از مشکوٰۃ نبوی انبیاء است علیہم
الصلوٰۃ والتسلیمات و ملائکہ ملا اعلیٰ علی مینا علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات
شریک این دولت و از متابعان انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہر کہ رہبایں
دولت مشرف سازند ہریرہ رضی اللہ عنہ می گوید کہ من از رسول
خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو نوع علم اخذ نمودم یکے از اں دو علم آن
ست کہ در میان شما منشر ساختم و علم دیگر را اگر منتشر سازم حلقوم
مرہرندو آن علم دیگر علم اسرار است کہ فہم ہر کس بآں نہ رسد ذلک
فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم^{۱۶}۔

از اقتباس بالا معلوم می شود کہ مولا تعالیٰ انبیاء علیہم السلام را از علم خاص خود عطای
فرمودہ در قرآن کریم^{۱۷} ایں امر بارہاند کور شدہ است۔ ایں ہم معلوم شد کہ بہ طفیل
متابعت مقدارے ازین علم باغلاماں ہم از اں می شود۔ نیز بایں علوم فہم عوام نتواں رسد۔
لہذا راجع بعلم انبیاء علیہم السلام گفتگو کنیم و از علوم و معارف ایشان انکاری کنیم ما طفل نادان
مطہری آئیم۔ در بیان علوم غیبیہ حضور انور ﷺ حضرت مجدد الف ثانی فرمودند۔۔۔۔۔
در حیات ظاہری حضور انور ﷺ چیزے کہ آب را غفلت گویند

وجود ندانی آنست که غافلاں را ہوشیار کند۔ کسے کہ خود غافل رہے
خبر بود چگونہ دیگران را با خبر توان کرد۔^{۶۸}

محبت رسول ﷺ

روزے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ تلاوت قرآن پاک فرمودند کہ آیت بست و
چہار از سورۃ توبہ پیش ایٹاں آمد کہ دران از مسلمانان برائے خدا و رسول چنین محبت مطلوبہ
است کہ بالمقابل آل محبت والدین و برادران و ازواج و اقرباء و حب مال و دولت، مال تجارت و
خانہائے پر شکوہ و دلہند ہمہ ہیچ نظر آیند۔ حضرت مجدد (علیہ الرحمۃ) فرمودند۔
”از خواندن ایں آیۃ کریمہ گریہ بسیار مستولی شد و خوف غالب
آمد دریں اثنا مطالعہ حال خود نمود و دید کہ بکچ یکے ازینہا گرفتاری
ندارد۔“^{۶۹}

محبت صادق دیوانگی و جنوں می خواہد۔ حیات چیست؟ مجذوبی خیال و نظر۔۔۔۔۔
حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ ایں حدیث (شریف) را در مکتوبات نقل فرمودہ اند۔

لن یومن احدکم حتی یقال لہ انه مجنون

ہرگز کسے صاحب ایمان نہ خواہد شد حتی کہ اور ادیوانہ گفتہ نشود^{۷۰}

کمال محبت حضور اکرم ﷺ ایں است کہ ایں محبت محبوب خدای سازد^{۷۱}۔
حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ در ذکر ایں موضوع یک نکتہ نفیس بیان فرمودند۔
در ہر چیز کہ اخلاق و شائل محبوب یافتہ می شد آں چیز نیز بہ جمعیت محبوب، محبوب می
گردد و بیان ایں رمز است در کریمہ

فاتبعونی یحببکم اللہ^{۷۲}

پس در متابعت او علیہ الصلوٰۃ والسلام کوشیدن منجر مقام محبوبیت آمد۔^{۷۳}

ما بہ اتباع کامل مامور شدہ ایم۔۔۔۔۔ اتباع در اعمال و اقوال و احوال و اذواق۔ در محبت

و نفرت ہم اتباع کنی۔ باکے کہ آنحضرت (ﷺ) محبت فرمودند۔ باو محبت کنتم۔۔۔ و اگر نفرت فرمودند باو نفرت کنتم۔ ایں احسن استعمال جذبات است

میلاد شریف

مختصین محفل ذکر رسول را اللہ تعالیٰ آراستہ فرمودہ۔ بعد ازاں انبیاء علیہم السلام در امتہائے شاں محافل منعقد فرمودند تا در آخر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایں محفل را آراستہ فرمودہ^{۴۵} نیز خود حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم ہم آراستہ فرمودند^{۴۶}۔ بعد ازاں صلحائے امت بر سنت الہیہ و سنت انبیاء عمل کنناں محافل را ترتیب دادند۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ بہ چنین محفل اجازہ داند و فرمودند۔ ”باب مولود خوانی اندراج یافتہ بود در نفس قرآنی خواندن بصوت حسن و در قصائد نعت و متقبت خواندن چہ مضائقہ است“۔^{۴۷} ”مزید فرمودند ممنوع تحریف و تغیر جروف قرآن است و التزام رعایت مقامات نغمہ و تردید صوت بان طریق الحان با تصفیق مناسب آن کہ در شعر نیز غیر مباح است اگر برہے خوانند کہ تحریفی در کلمات قرآنی واقع نشود در قصائد خواندن شرط مذکور متحقق نگردد و آراہم بغرض صحیح تجویز نمایند چہ مانع است۔“^{۴۸}

آن روز کہ در خواب سعادت زیارت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم میسر شود حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ آل روز را روز جشن می شمارند۔ چنانچہ روزی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ را در خواب زیارت تاجدار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نصیب شدہ۔ سند اجازت مرحمت شدہ و از شفاعت حصہ عطاء فرمودہ شدہ و حضرت را مثل فرزندان محرم داخل حرم شریف کردہ شود۔ ازیں سعادت حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ چنداں مسرور شدند کہ از لشکر جہانگیر خانہ تحریر فرمودند :

شکر اللعنة امروز طحا مہائے مملوک فرمودہ ایم کہ بروحانیت آل

سرور علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام ہر ندو مجلس شادی سازند^{۴۹}۔

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ در بعض مکاتیب از مولود خوانی منع فرمودند۔ یک

سبب ہمیں است کہ در مکتوب بالا بیاں شدہ - دیگر ایں کہ عارف کامل برائے مرید طیب روحانی است و طیب برائے بقائے صحت مریض را از بعضی ماکولات و مشروبات نفیس ہم بازی دارد - کہے راہم آن اعتراض نیست - ایں پر ہیز عارضی می باشد و بعد از صحت جسمانی اجازہ دہا میشود - کیفیت مریض روحانی ہمیں است برائے صحت روحانی از بعضی اعمال جائز ہم تاوقت معین بازداشتہ می شود چوں صحت میسر گشت پاہم دہا داشتہ می شود -

شفاعت

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نہ محض بہ شفاعت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ بہ شفاعت ہر اہم قائل اند - حضرت مجدد الف ثانی را حضور صلی اللہ علیہ بکرم خود از شفاعت حصہ عطا فرمودہ -^{۸۰} در مکتوبے تحریر فرمودند در این روز شفاعت نیکان در حق بدال باذن حضرت رحمان جل سلطانہ نیز حق است و غیر فرمودہ است علیہ و علی آلہ الصلوٰت والتسلیمات "شفاعتی لاهل الکبائر من استی" یعنی شفاعت من اہل کبائر راست -^{۸۱}

محبت اہل بیت و صحابہ

محبت اہل بیت اطہار، ازواج مطہرات و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابع محبت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم است کہے کہ با حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم محبت دارد اور لازم است کہ ہر فردے و ہر چیزے را کہ منسوب بہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم است محبوب گرداند - ایں فطرت محبت است کہ محبت دوستاں و اشیاء محبوب را دوست دارد لہذا ہر کہ با تاجدار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم محبت صادق (راخ) دارد یقیناً او اہل بیت و ازواج مطہرات و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم را ہم محبوب می داند حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ مدعی از حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نقل فرمودہ -

فاطمۃ بضغۃ منی فمن اغضبها اغضبنی^{۸۲} (فاطمہ پارہ کوشت من

ابغضہم یعنی محبتیکہ باصحاب من متعلق شدہ
 است بہمان محبت است کہ بمن تعلق گرفتہ
 است و بہمچنین بغض ایشان بہمان بغض است کہ
 من متعلق گشتہ است - ۸۶

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ دربارہ اہل بیت و صحابہ کرام این احادیث شریفہ
 را نقل می نمایند -

بہمی جانب اہل بیت میل بسیار دارند و دیگرے جانب صحابہ کرام - چنانچہ اگر کسی با اہل بیت
 محبت کند اور اشیعہ می گویند حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ این خیال خام را تردید می کند -
 نیلے جا رہے باشند کہ اہل سنت و جماعت را از محبان حضرت امیر نہ اند - و محبت امیر را
 مخصوص بر فضلہ دارد محبت امیر بر فضل نیست ہمیری از خلفائے ثلاثہ بر فضل است و ہمزاری
 از اصحاب کرام نہ موم و قابل ملامت است امام شافعی میفرماید : ”لو کان رفضاً حب
 آل محمد فلیبشہد الثقلان انی رافض“^{۸۸} -

حضرت مجدد الف^{۸۹} ثانی مزید فرمودند عظمت و بزرگی ایشان از اولین نواچہ شناسند
 کہ حق با مبطل درین امتلا مزج است حق باطل مخلوط در روز قیامت بزرگی ایشان معلوم
 خواهد شد^{۹۰}

تفصیل شیخین

دور آخر حضرت مجدد الف ثانی دور جہانگیر بود - نور جہاں ملکہ جہانگیر بادشاہ از مرقہ شیعہ
 بود پدر نور جہاں ”دیوان کل“ بود و اورش آصف جاہ ”وکیل مطلق“ بہ سبب اختیار و اقتدار
 ایشان این خیال بر سر زدہ کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم از حضرت صدیق و حضرت عمر
 فاروق رضی اللہ عنہما افضل اند در اہل حالیکہ فضیلت ایشان (شیخین کریمین) از حدیث ثابت
 است - حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ تردید این خیال فرمودند و گفتند :-

افضلیت ایشان بر تیب خلافت است افضلیت حضرات شیخین

باجماع اصحاب و تابعین ثابت شدہ است چنانچہ نقل کرده اند۔۔۔۔۔
 حضرت امیر کرم اللہ تعالیٰ وجہہ مہر ماید کہ کبیرہ مراد اہل بحر و عمر
 فضل بدهد مفتری است اور اتا زیانہ زخم چنانکہ مفتری
 رازنید“ (ج ۳، م ۱۷؛ ج ۲، م ۶۷)

الحاصل حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ را افضل
 ترین و رامت محمدیہ میدانند بعد آل حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، افضل ترین اند۔

محبت و صحبت اولیاء

اللہ تعالیٰ در آغاز قرآن کریم ذکر صالحین فرمودہ^{۹۱} نیز دوستان خود را بیان نمودہ۔
 درجات و مقامات بلند و کمالات ایشان ہم مذکور شدہ^{۹۲}۔ مقصود ذکر ہمیں است کہ ایشان
 را باید یاد و ارید۔ دوست دارید و اتباع کنید۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ خود عارف
 کامل بودند و ایں ادراک در عہد کہ صحبت اولیائے کاملین عظیم نعمت الہی است۔ چنانچہ
 در مکتوبے فرمودہ اند۔

محبت ایں طائفہ کہ متفرع بر معرفت است از اجل نعم خداوندی
 است جل سلطانہ تا کد ام صاحب دولت را بایں نعمت مشرف
 سازند“^{۹۳}

در مکتوب دیگر فرمودہ اند :

برکات محبت ایشان را چہ شرح دہد۔ چہ سعادت ست کہ دوستان
 خدا جل و علا کسی را قبول نمایند چہ جائے آنکہ محبت و قرمت فہرمت
 ممتاز سازند (ہم قوم لائشعی علیہم السلام) بالجملہ ایشانرا غنیمت شمرند و
 آداب محبت را مراعی دارند تا موثر افتد“^{۹۴}۔

در مکتوبے سوم فرمودہ اند :

و توجہ تام است مرنی خود کہ وسیلہ ایں دولت اوست در حضور و

غیبت رعایت آداب و سائل اس دولت عظمیٰ را نیک نمایند - وسیله
 اس بزرگواراں را وسیله رضائے حق سازند^{۹۵} -

یکے از دوستان حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ در سلطنت مہجے اہم قبول کرد
 حضرت اور تحریر فرمودند :

”کناسی فقر اہ از صدر نشینی اغیا است امروز اس سخن معقول
 شام شود یا نشود آخر مقبول خواهد شد و فائدہ نخواہد داشت“^{۹۶}

دریں شک نیست کہ صحبت مرشد کامل عظیم نعمت الہی ات اس را از بعد از و الہی
 ایشان آشکارا شود - آخر دریں سبب بود کہ ہمایوں بادشاہ بہ دامن شاہ محمد غوث
 گوالیارؒ وابستہ شد و بادشاہ شاہجہاں بہ دامن حضرت میاں میر علیہ الرحمۃ منسلک شد - نیز
 اورنگ زیب عالمگیر بہ دامن حضرت خواجہ معصوم علیہ الرحمۃ وابستہ بود و دکتور محمد اقبال از
 قبر انور حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ فیض یافت و در دنیا داعی انقلاب اسلامی گشت -
 انکار کردن از صحبت اولیاء در حقیقت انکار کردن از زندگی است - کیچہ لذت
 صحبت و محبت کاملین نہ چشیدہ است معذور است او از یک حقیقت عظیم بے خبر است -

تصرفات انبیاء و اولیاء

اس سخن سادہ بآسانی بفہم می آید - کیچہ با مختار قریب تر باشد اختیار او افزوں می باشد و
 با قادر قریب تر است قدرتش مستوی شود - اگر بقوی قریب تر است خود ہم قوی تری
 گردد - در دنیا اس مناظر اکثری ہمیم - - - - - انبیاء علیہم السلام و اولیاء رضی اللہ عنہم
 محبوب خدا ہستند - لہذا حسب درجات و مقامات بحرم او تعالیٰ شانہ قوت قدرت اختیار و
 تصرف خود را بروئے کاری آرند -

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ مور مکتوبے مشاہدات حیرت انگیز خود را بیان نمود -
 ”مدتے بود کہ یاراں از احوال حضرت خضر علی نبیہا و علیہ الصلوٰۃ

و استفسار می نمودند فقیر را چون اطلاع بر احوال ایشان کما ینبغی
 نداده بودند در جواب توقف می کرد۔ اتفاقاً امروز در حلقه باندادی
 بنیم که حضرت الیاس و حضرت خضر علی نبینا و علیهما الصلوٰۃ
 و التسلیمات بصورت روحانیان حاضر شدند و بتلقی روحانی حضرت
 خضر فرمودند که ما از عالم ارواحیم حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ ارواح
 ما را قدرت کاملہ عطا فرمودہ است کہ بصورت اجسام متمثل شدہ
 کارہائے کہ از اجسام بوقوع می آید از ارواح ماصدور می یابد۔“^{۹۷}
 در جواب استفسار در باب تصرفات اولیاء اللہ فرمودند :

”پرسیدہ بودند کہ پیر صاحب تصرف مرید مستعد را تصرف خود
 ممراتے کہ فوق استعداد اوست تواند رسانید یا نہ ؟ بے تواند
 رسانید اما بآن مراتب فوق کہ مناسب استعداد اوست نہ ممراتے
 کہ مبالغہ استعداد او باشد“^{۹۸}

خلاصہ کلام ایں است کہ در عقیدہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ انبیاء علیہم
 السلام و حضرت اہل اللہ رحمہم اللہ تصرف می فرمایند۔ لہذا ایں عقیدہ درست نیست کہ
 ایشان بعد مردن در خاک رفتہ خاک شدند۔

وسیلہ انبیاء و اولیاء

انسان بدون وسیلہ یک قدم پیش نتواند در حاصل کردن روزی خود، و خوردن و
 رفتن، نوشتن و خواندن برائے ہر کار وسیلہ لازم است۔ دور جدید دور وسائل است،
 مسافت ہائے طویل و گفتگو (گفت و شنید بہ فاصلہ دور و دور از از جہت وسائل آسان شدہ بلکہ
 در فراق بہرہ مند از وصال شدیم۔ اگر وسائل را ترک کنیم سفر زندگی یک بہ یک ختم می
 شود۔ اللہ تعالیٰ از کرم خود وسائل را پیدا فرمودہ ما را باید کہ شکر گزار شویم۔ اگر چہ اواز

لطف خود بدو ن وسیلہ ہم توان و نواز د بایں ہمہ فرمودہ است کہ باو وسیلہ تلاش کنید و در راه او جہاد کنید تا آنکہ فلاح میسر شود (وابتغو الیہ الوسیلۃ و جاهدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون -)

برائے حصول قرب او تعالیٰ وسائل تلاش کنید - وسیلہ اعمال صالحہ وسیلہ صالحین - چون عمل صالح وسیلہ می شود صالحین بدرجہ اولیٰ وسیلہ خواہد شوند چرا کہ عمل تابع اوست و او تابع عمل نیست - وسیلہ اختیار کنید تا با مراد شوید - حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ بارہا ذکر وسیلہ فرمودند وسیلہ محبوبان الہی --- در مکتوبے تحریر فرمودہ اند کہ بے واسطہ آن سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام وصول بہ مطلوب محال است ^{۱۰۰} -

در مکتوبے بنام قلج اللہ پسر قلج خاں گورنر پنجاب تحریر فرمودند -

بہر حال رشتہ محبت ایں طائفہ را از دست ندہد و التجاء تضرع بایں قوم شعار خود سازد و منتظر باشد کہ حق سبحانہ تعالیٰ بتوسل محبت ایں طائفہ محبت خود مشرف سازد و بہتمام جانب خود کشد و ازیں خرخوہ بالکل خلاص ^{۱۰۱} سازد و در مکتوبے تحریر فرمودہ اند - درویشانے کہ قدم راسخ در شریعت دارند و از عالم حقیقت نیک شناسا اند از ایثاں ہستے باید طلب نمود و مددے باید جست تا عنایت حق سبحانہ از درجہ ایثاں ظاہر شدہ تمام جناب قدس نمائی جذب نماید و مخالفت را در وے گنجائش نہاند ^{۱۰۲} -

در مکتوبے دیگر تحریر فرمودہ اند ^{۱۰۳}

”مجمعیں ارباب حاجات از اعزہ اعیاء اموات در مخائف و ممالک مدد با طلب می نمایند و می ہنند کہ صور آن اعزہ حاضر شدہ و دفع بلیہ ازیں ہا نمودہ است - گاہ ہست کہ آن اعزہ را از دفع آن بلیہ اطلاع

یاد دہ گاہ نمود :

مزید فرمودہ اند :

”وہم چش مریہاں از صور مثالی پیراں استفادہای نمایند و حل مشکلات میفرمایند“^{۱۰۳}

کسانیچہ دریں باب شک یا حث کنند حضرت مجدد علیہ الرحمۃ خطاب فرمودند^{۱۰۵} -

در حالیچہ غلامان را وسیلہ و واسطہ می دانند چرا انبیاء علیہم السلام بالخصوص تاجدار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم و واسطہ نمی توان دانند - قرآن تائید و تصدیق می کند^{۱۰۶} - حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ میفرمایند^{۱۰۷} -

”وصول بآں درجہ ایثاں را مربوط بہ تبعیت آں نبی است علیہ و علیہم الصلوٰۃ والتحیات خلاف امت نبی کہ بتوکل او برسد آں پیغمبر در میان حاکم است“

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ فرمودند کہ در ادائیگی فرض ثواب مقرر است ولے اگر کسے باین بین فرض اداء کند کہ ایں صدقہ است از جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم او بہ برکتہائے اضافی سرفرازی شود - چنانچہ فرمودہ اند^{۱۰۸} -
شخصے کہ ادائے فرض از فرائض نماید مع ذلک نیت متابعت نیز و گوید ایں فرض را نبی ما ادا کردہ است ما ہم میگوئیم بر ایں تقدیر امیدست کہ سوائے ثواب ادائے فرض ثواب متابعت جدا یابد و آں نبی متابعت پیدا کردہ از برکات او استفادہ نیز نماید -

مادرین و ہم افتادہ ام کہ خیال آمدن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم در نماز چسان است ؟
و چشمن سخن ز نیم کہ زباں را یارائے نقل نیست و قلم ہم نتوان نوشت - بہر حال حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ فرمودند کہ در ادائے فرض کیچہ خیال را جانب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم بر دو بایں نیت نماز خواند کہ ابتدائے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایں نماز خواندہ ہا را نمود و ایں نماز از درجہ سنت تاجہ فرض رسیدہ است یقیناً از ثواب متابعت و برکات زائدہ مستفیض خواہد گشت -

محافل عرسا

از قارئین چند در عالم اسلام ایسے رائج است کہ ہر ایام وصال بزرگان دین دریاد ایشان محفل منعقد می کنند۔ عادات قرآن کریم و ورد کلمہ طیبہ و درود پاک و نعت و منقبت می خوانند نہ ذکر مبارک اللہ سبحانہ و رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہم می شود چنین محافل را "عرس" می گویند۔۔۔۔۔ و ہر ایسے آراستن محافل دریاد محبوب خدا امرے در قرآن موجود است۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام را فرمودہ اند و ذکر بایام اللہ "اللہ تعالیٰ و ملائکہ ادب ذکر محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم می کنند" پس ہر آنچہ کہ در عرس میشود ہر ای آن در قرآن و حدیث تائید است، ممانعت نیست۔۔ عرس حضرت خواجہ محمد باقی باللہ علیہ الرحمۃ مرشد گرامی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ در دہلی منعقد میشود۔" حضرت مجدد الف ثانی دریں شرکت می فرمودند چنانچہ در مکتوبے تحریر دارند۔

"در ایام عرس حضرت خواجہ جیو قدس سرہ حضرت بہ دہلی رسید خاطر داشت کہ در ملازمت علیہ نیز ہر سدوریں اثنا خبر کوچ منتشر گشت بضرورت توقف نمود چند کلمہ نامریط تصدیع دہ گشت"۔

بعد وصال حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ پسر حضرت ایشان و مرشد عالم گیر اورنگ زیب علیہ الرحمۃ (حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ) عرس والد ماجد خود منعقد می فرمودند۔ چنانچہ در مکتوبے فرمودند۔

"چند روز ایس مسکین را از درد آرام است چنانچہ در تھ محفوف خود نشست ہر اے چند ساعات مجلس عرس پیر و شگیر (حضرت مجدد علیہ الرحمۃ) قدس سرہ حاضر شد م"۔

ازیں اقتباسات معلوم شد کہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ در عرس شرکت فرمودند۔ و در سر ہند صاحبزادگان حضرت ایشان عرس حضرت والد ماجد منعقد فرمودند و خود شرکت فرمودند۔ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ مخالف عرس نہ بودند۔ البتہ مخالف آن امور غیر مشروع کہ در اں شامل گردیدہ اند مگر این صورت محض بہ عرس مخصوص نیست ہر آن تھ کہ در اں از کتاب غیر شریع امور را انداختہ جوابہ نمودہ باشد آیات

موسیقی را با تکلف اجازت می دهند --- و قویا سیاه مزار میرزا وادارند - دریں باب موقوف
حضرت مجدد الف ثانی این است -

آیات و احادیث و روایات فقهیه در حرمت غنایمیار است حدیکه
احصائے آن معذراست مع ذلک اگر شخصی حدیث منسوخ یا
روایات شاذه را در اباحت سرود میاردا اعتبار نباید کرد که یقیناً فقیه در پیچ
و تته و زمانے فتوے باحت نداده است ^{۱۱۴} -

چادر پوشی

چیزے را جامه پوشانیدن علامت تکریم آن است - حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم
بیت اللہ را غالباً بر دیمانی پوشانیده - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا قبر انور را چادر پوشانیده و -
قرآن کریم را ہم غلاف می سازند و در غلاف می داند ---

زن و مرد را پوشاک استعمال کردن، و زنان را از چادر جسم را پوشیدن جمله از نشان
ہائے تکریم وجود انسانی است مع هذا بستر چادر ہائے نفیس و بر فرش نفرتی برائے اعزاز و
اکرام اہل خانہ یا مہمان عزیز است، بدیں کے را اعتراض نیست تحائف ماکولات و
مشروبات فرستادن ہم از خوان پوش پوشانیده اند، الغرض چیزے را بہ جامه پوشیدن
علامت تکریم آن شے است - بعض علماء محتاط بر قبر بزرگان دین بہ ضرورت یک چادر
انداختن را اجازہ دادہ اند چون بوسیدہ شود چادر دیگر تبدیل کنند ^{۱۱۵} -

حسب خواہش جہانگیر بادشاہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ از ۱۰۲۹ھ تا
۱۰۳۳ھ ہر کاب او بودند - دریں اثناء حضرت مجدد علیہ الرحمۃ مزار اقدس حضرت
خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ مراقب بودند، خادمان چادر مزار مبارک را تبدیل
کردند، چون حضرت مجدد علیہ الرحمۃ از مراقبہ فارغ شدند خادمان مزار مبارک آن چادر
را خدمت حضرت ایشان پیش کردند - حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ آہ سرد
کشیدند و فرمودند -

لباسے ازیں نزدیک بہ حضرت خواجہ نہ بود لاجرم آن را اسالطاف
نمودند برائے تلمیذین نگاہ داشتہ باش ^{۱۱۶}

ازیں واقعہ چند امور واضح شدند۔ اولاً اینکہ بمقبر شریف حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ چادر سے پوشانیدہ می شود۔ ثانیاً این کہ چادر تبدیل گشتہ می شود ثالثاً این چادر از محفل (دیبا) در چشم و از زر دوزی یافتہ نہ شدہ بود و رابعاً حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ این چادر را خوشی قبول فرمودند، تبرک شمار کردند، برائے کفن خود محفوظ فرمودند۔ اگر چادر پوشی نزدیک ایٹال جائز نہ بودے ہرگز آن را قبول نہ فرمودے۔۔۔۔۔ تصدیق تبرکات از قرآن کریم عیاں است، ذکر تہوت سکنہ در قرآن کریم موجودہ است دریں تہوت تبرکات حضرت موسیٰ و حضرت ہارون علیہما السلام بودند، ملائک این را برداشتند۔^{۱۸} تقدیس این تہوت محض از تبرکات بود۔

ایصال ثواب

بعد مردن انسان را سلسلہ آمدنی اش بمتہ شود۔ البتہ حسب الارشاد حضور انور ﷺ از نیکی ہائے دیگران، اموات را بقیۃ نفع می رسد لہذا بزرگان دین طریقہ ایصال ثواب را اختیار کردہ اند این را منع کردن چنین است کہ از امداد معذور و مجبور انسان منع کردن و این سرتاسر ظلم است۔ معاملہ خواص یا اخص الخواص چیز دیگر است۔ عام مسلمانان مردگان برائے اعمال خیر از عزیزان شان منتظر میباشند حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ در مکتوبے میفرماید۔

قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ما للميت
في القبر الا كالغريق المتغوث فينتظر دعوة تلحقه
من اب او ام او اخ او صديق فاذا لحقته كان احب
اليه من الدنيا وما فيها۔^{۱۹}

از متعدد احادیث مبارکہ تائید ایصال ثواب می شود حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ در مکتوبے تحریر فرمودہ اند کہ ایٹال چشم خود ملاحظہ فرمودہ اند کہ از ایصال ثواب مرحومین مستفیض می شوند۔ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ خود طعام پختہ و ایصال ثواب بے^{۲۰} کردند۔ و فاتحہ مروجہ ہم می دادند چنانچہ در مکتوبے تحریر فرمودہ اند "نیازیکہ بدرویشان فرستادہ بودند نیز وصول یافت فاتحہ سلامت خواندہ شد"^{۲۱}

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ را معمول بود کہ طعام را پختہ میکرد مخصوص
بر وحائیت مطہرہ اہل عباساختہ فاتحہ خواندہ و ثواب بدیہ فرمودند۔ بارے دگر بہ زیارت
حضور انور علیہ السلام شرف شدند۔ فرمودند "من طعام در خانہ عائشہ می خورم ہر کہ مرا طعام
فرستد خانہ عائشہ فرستد۔" ^{۱۲۲}

بعد ازاں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا را در اہل
بیت شریک می کردند چنانچہ فرمودند۔

فقیر حضرت صدیقہ را در اہل طعام شریک نمی ساخت بعد ازاں
حضرت صدیقہ را بلکہ سائر ازواج مطہرات را کہ ہمہ اہل بیت اند
شریک می ساخت و جمع اہل بیت توکل نمود ^{۱۲۳}

ایصال ثواب در معاشرہ ماہم رائج است۔ در ان قرآن کریم می خوانند و ورد کلمہ
طیبہ و درود شریف میکنند بر اسے مرحوم جانور ذبح می کردند اہتمام طعام می شود ^{۱۲۴} بعض
گوشت ایں ذبحہ را حرام می گویند کہ ایں با کسی منسوب شدہ است اگرچہ بوقت ذبح بر ایں
نام خدا خواندہ بود۔ حالانکہ بر حلت ایں در قرآن واضح حکم موجود است بلکہ منع کنندگان را
از حد تجاوز کنندگان قرار دادہ شدہ است۔ ما قرآن حکیم را نظر اندازی نکنم و از دل فیصلہ
طلب می کنم۔ ارشاد ربانی است۔

وَاللّٰهُمَّ لَا تَاْكُلُوْنَ مِمَّا ذَكَرَاسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ
لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرَّرْتُمْ اِلَيْهِ وَاِنْ كَثُرَ
يَضْنُوْنَ بِاَهْوَاءِ هُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ اِنْ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ
بِالْمُعْتَدِيْنَ ^{۲۵}

ترجمہ شمارا چہ شد کہ از آن نمی خورید کہ اسم اللہ تعالیٰ بر آن خواندہ شدہ است۔
آنچہ بر شما حرام است مفصل بیان شدہ است الا چارہ ندارید۔ یقیناً بدون علم اکثر از ہوائے
خود گمراہ می کنند۔ بے شک پروردگار تواز حد تجاوز کنندگان۔ را خوب می داند۔
در عقیدہ حضرت مجدد الف ثانی ایصال ثواب و فاتحہ جائز است و حضرت ایشان ہم بر آن
عامل هستند۔ و ان اللہ تعالیٰ لیدخل علی اهل القیور من دعاء اهل الارض امثال الجبال
من الرحمۃ ان ھدیہ الایاء الی الاموات الاستغفار۔

بدعات

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ پر اتباع سنت چنان قدر اہمیت می دادند ہمیں قدر برائے پر ہیز کردن از بدعات ہدایت می کردند۔ ایں ہدایت کردن مثل آن طبیب حاذق است کہ مریض را از اشیاء مباح ہم پر ہیز تجویز می کند۔ موقف حضرت ایشاں در بارہ بدعت خیلے پر از حکمت و تدبیر است۔ برائے اور اک این موقف یک پس منظر تاریخی را پیش نظر باید داشت و حقے کہ اکبر بادشاہ بر شعائر اسلامیہ حکما قدغن عائد کردہ بود۔ کفار و مشرکین و عقل پرستہ استیلا حاصل کردند دریں گرد و پیش حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ تحریک احیائے سنت را آغاز فرمودند (ہر آن کہ و میداشتند) سنت ہائے مردہ را زندہ ساختند۔ یقیناً یک سنت بر ہزار ہا مستحبات و مباحات فوقیت دارد حضرت ایشاں علیہ الرحمۃ میفرمودند :

”پس بزرگترین خیرات سعی در ترویج شریعت است۔ و احیاء حکمی از احکام آن علی الخصوص در زمانیکہ شعائر اسلام منہدم شدہ باشند (کرد و ہار راہ خدا عزوجل و علا خرچ کردن بر اہل آل نیست)

حضرت ایشاں علیہ الرحمۃ یقیناً بہ زندہ کردن سنت ہائے مردہ را ہدایت فرمودہ اند و لے بحال حزم و احتیاط مادر رواج دادن مستحبات و مباحات ہم حزم و احتیاط را ملحوظ نداریم۔۔۔۔۔ در مکتوبے فرمودہ اند۔

”در احادیث صحاح آمدہ است ہر کہ احیائے سنت نماید بعد ازاں کہ عمل بان سنت مر تفع شدہ باشد آنکس را ثواب صد شہید ست (از بجا بزرگی ایں عمل را در یابند) ایں قدر دقیقہ رعایت کنند کہ کار با احتیاط قنہ بخت و یک حسہ باعث ظهور بسیار سینہ نگردد کہ آخر الزماں ست و اوان ضعف اسلام“ (ج ۳، م ۱۰۵)

ما اگر از حزم و احتیاط مجددانہ و مومنانہ بیگمار رواج می دہیم بسیارے از قنہار رفع خواهد^{۱۲} شوند در دور انحطاط سنت ہا ترک کردن و در بدعات منہک ماندن را حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ برائے ملت مناسب خیال نمی فرمودند و برائے خویش ہم از اجتناب بدعات دعاء می کردند۔ در مکتوبے تحریر دارند

”از حضرت حق سبحانہ تعالیٰ بھترع و زاری و التجا و افتقار و ذل و انکسار و ستر و جہار مسالت می نماید کہ ہرچہ دریں محدث شدہ است و مبتدع گشتہ در زمان خیر البشر و خلفاء راشدین او نبودہ علیہ و علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات و اگرچہ آن چیز در روشنی مثل فلک صبح بود ایں ضعیف را با جمعی کہ باو مستند اند گرفتار عمل نکرد اند و مفتون حسن آن مبتدع بحد“ (بحر مت سید الخیار والہ الامداد علیہ و علیہم الصلوٰۃ والسلام) ^{۱۲۸}

حضرت مجدد الف ثانی در مکتوب دیگر بدعت چنین اظہار خیال فرمودہ : ایں وقت کہ ضعف اسلام ست تحمل ظلمات بدع صورت ندارد و اینجا فتویٰ متقدمین و متاخرین متمشی نباید ساخت چہ ہر وقت را احکام علیحدہ است۔ درینوقت عالم بواسطہ کثرت ظہور بدعت در رنگ دریا ظلمات بظری آید و نور سنت با غرمت و ندرت در اں دریائے ظلماتی در رنگ کرہائے شب افروزی گردد۔“ ^{۱۲۹}

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ بدعات حسنہ را قائل اند و لے آن بدعات را حسنہ قرار نمی دهند کہ بہ کم و بیش کردن سنتیہ وجود آمدہ است۔ موقف حضرت ایشاں علیہ الرحمۃ ایں است ”باید دانست کہ بعضی از بدعتیہا کہ علماء و مشائخ آن را حسنہ دانستہ اند چون نیک ملاحظہ نمودہ می شدند معلوم می شود کہ رافع سنت اند۔۔۔۔۔ علیٰ ہذا القیاس سائر المبتدعات والمحدثات بانہا زیادات علی السنۃ ولو بوجه من الوجوه والزیادۃ نسخ والنسخ رفع۔۔۔۔۔ ایں حال تمام محدثات و مبتدعات است کہ بر سنت اضافہ است۔ زیادتی بہ کدام نوع کہ باشد نسخ است و نسخ رفع سنت است“ ^{۱۳۰}

غالباً در مورد ہمین انواع بدعات در حدیث وارد است :-

قال علیہ السلام ما احدث قوم بدعة الا رفع مثلها من السنة۔ رواہ احمد ^{۱۳۱}۔۔۔۔۔ در حدیث دیگری آمدہ است۔ عن حسان قال ما ابتدع قوم بدعة فی دینہم الا نزع اللہ من سنتہم مثلها ثم لا یعیدها الیہم الی یوم القیمة ^{۱۳۲}۔

وبد عایجہ بہ کمی پیشی کردن در سلتہا ایجاد نہ شدہ حضرت مجدد الف ثانی آن را تائید میفرماید و این حدیث شریف را دلیل پیش می کنند قال علیہ وعلیٰ الہ الصلوٰۃ والسلام ”من سن سنة حسنة فلها اجرها واجر من عمل بها“ در شرح ایں حدیث پاک فرمودند ”و همچنین ہر عملے نیک کہ از امتیاں بوجودے آید اجر آن عمل چنانچہ بحال می رسد بہ پیغمبر کہ واضح آن عمل است نیز ہماں قدر اجر واصل می گردد و بے آنکہ از اجر عامل چیزے نقصان کنند“ ۱۳۴

سبحان اللہ! چوں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ماغلاماں را بہ ایجاد کردن کار نیک اجازت عطا فرمودند لہذا اجر ہر عمل نیک کہ از امت محمدیہ ظہور یابد اجر آن بہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم خواہد رسید فی الواقع آنسرور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم قاسم صعدہ خود تقسیم می فرماید و خود ما را خوش می سازند حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ در قبول کردن یا نہ کردن مستحبات و مباحات از کاملین و انحصار الخواص یا در فرض قرار دادن مستحبات و مباحات برائے ایشان حکمتہائے عجیب و غریب میان فرمودہ اند۔ بدعات کہ برائے رضاء الہی رائج می شوند در قرآن بہ مواخبت برال امرے موجود است ۱۳۵۔ چنانچہ در مکتوبے میفرماید۔

”بہاست کہ در بعضے اوقات ادائے بعضے از عبادت ناقلہ را غیر مرضی

یابد و حرک آن ماذون گردند۔ گاہے نوم رلبہ ایضہ فہمد،“ ۱۳۶

درین مکتوب شریف مزید میفرماید :-

چوں حرکات و سکنات ایں بزرگواران مربوط بہ اذن است ناچار نوافل دیگران نیز فرائض ایشان باشند مثلاً یک فعل نسبت بہ یک شخص حکم شریعت نقل است و ہماں فعلی نسبت بہ شخص دیگر حکم الہام فرض۔ پس دیگران گاہے ادائے نوافل مینمایند و گاہے امور مباحہ میکردند و این بزرگواران چوں کار را با ماذون مولیٰ جل سلطانہ میکنند ہمہ از فرائض ادائی یا بد مستحب و مباح دیگران فرض ایشان است ازین جا علوشان ایں بزرگواران باید دریافت“ ۱۳۷

المختصر حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ قائل آن بدعات نیستند کہ بخشی و بخشی بہ سنت ایجاد شدہ اند۔ سوائے ایں بدعات دیگر بدعات حسنہ را جو از استحباب قائل اور اند

بلکہ نزدیک حضرات ایشاں علیہ الرحمۃ بعض اوقات بروئے بزرگوار ان ایس بدعات حسنہ بتائید الہام در درجہ فرض شوند، بایں ہمہ در عقیدہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ در زمان زوال و انحطاط ملت اسلامیہ محض بر سنت عمل باید کرد۔ کہ بدون دور کردن ازالہ مرض، استعمال غذا نقصان رساں ثابت می شود چنانچہ در مکتوبے فرمودند :-

”اول ازالہ مرض خود باید ساخت کہ مربوط بذکر نفی و اثبات است بعد ازاں عبادات و حسنات دیگر کہ در رنگ غذائے صالح اند مریدن را، باید پرداخت۔ پیش از زوال مرض ہر غذا کہ تناول نمایند قاسد و مفسد است“^{۱۳۸}

امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ و تقلید

ممنزل رسانیدن رہبر و رہنما منتخب می سازند۔ ایں تقاضائے حکمت و دانائی است، راہنمایک می باشد، ہیک وقت دورا ہنما نمی باشند، لہذا اہل اسلام ائمہ را راہنمائے شان ساختہ بروز قیامت، حوالہ ائمہ، مطلوب خواہیم شد^{۱۳۹}۔ این ائمہ عظیم نعمت و رحمت الہیہ اند، ایں چہار ائمہ از یک چشمہ صافی فیض یافتہ اند^{۱۴۰}۔ چر اما جام بر جام نہ نوشیم؟۔۔۔۔۔ تقلید اہم ضرورت حیات است۔۔۔۔۔ این تمدن ہی تمدنی و معاشرتی ضرورت نیز است کہ بدون ازین چارہ نیست۔۔۔۔۔ آنانکہ بر افکار انسانی و معاشرت انسانی نظر عمیق دارند ازین انکار نتوانند کرد۔۔۔۔۔ حوالہ دین و ملت آل ذات مستحق ترین تقلید است کہ قریب ترین عہد نبوی باشد۔ و در فہم قرآن و حدیث ممتاز ترین باشد۔۔۔۔۔ لاریب آل شخصیت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ (م ۱۵۰ھ) است۔۔۔۔۔ در شان او چہ باید گفت۔۔۔۔۔ چون آیہ دوم و سوم سورۃ جمعہ از قرآن حکیم نازل شدہ۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم در تفسیر ایں آیات شریفہ اشارہ^{۱۴۱} بہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ فرمودند چنانچہ ذکر ایشاں در قرآن و حدیث وارد است۔ جدا مجد ایشاں از خاندان نبوت و عاویض حاصل کردند^{۱۴۲}۔۔۔۔۔ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ از زیارت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مشرف بودند^{۱۴۳} و ازاں کسب فیض ہم فرمودند^{۱۴۴} حضرت ایشاں رضی اللہ عنہ آل نادر مجموعہ ہائے احادیث و فتاویٰ را کہ صحابہ رضی اللہ عنہم بدون فرمودہ بودند چشم خود ملاحظہ فرمودند۔ و عظیم ذخیرہ احادیث در آل زماں بدون فرمودہ کہ بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف، ابوداؤد شریف و غیرہ کتب احادیث

بدون نه شده بودند^{۱۴۵}۔ در کوفه نشستن به مسند صحابی رسول فقہ الامت حضرت عبداللہ بن مسعود مشرف شد^{۱۴۶}۔۔۔۔ سالہا آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ غور و فکر کردہ مسائل را مستحب فرمودند و عظیم ذخیرہ قانون شریعت عطا فرمودہ بر فقہائے آیندہ احسان فرمودہ^{۱۴۷}۔۔۔۔ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ از تابعین سابقون الاولون رضی اللہ عنہم و رضو عنہ بودند^{۱۴۸}۔ عہد مبارک آنجناب از بھارت خیر القرون مشرف شد^{۱۴۹}۔ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ عظیم محسن ملت اسلامیہ مسند۔ سعادت مند ان ممنون محسنی باشند۔۔۔۔ بدخت و بد نصیب احسان را فراموش میکنہ۔۔۔۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ ازال سعادت منداں ملت اسلامیہ مسند کہ احسانات امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ را یاد داشتہ و ملت اسلامیہ را از بے مثال تقویٰ و علم ایشان آگاہ فرمودہ اند۔ در مکتوبے تحریر میفرمایند۔

”امام اعظم کوئی رضی اللہ عنہ بواسطہ ترک ادبے از آداب وضو نماز چہل سالہ را قضا فرمودہ^{۱۵۰} ہر مائید کہے کہ در زہد و تقویٰ بایں مقام باشد کہ در مقابل او یک جماعہ علماء دور جدید ہم نمی توانند عمل کنند اگر چنان شخصے لائق امامت امت نہ بود کی خواہد بود۔ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ تحریر فرمودہ اند کہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ فیض یافتہ حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ بودند^{۱۵۱} روئے ابن ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ انہ سأل جعفر بن محمد الصادق رضی اللہ عنہم (منقول است کہ از امام ابو حنیفہ کوئی رضی اللہ عنہ کہ او پر سید از امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ) بمن فیض خانوادہ نبوت ہمیں است کہ فقہ حنفی را خیلے بلند کرد۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ مشاہدت روحانی خود بیان فرمودہ اند۔

نیز معلوم شد کہ کمالات ولایت را موافقت بقہ شافعی است و

کمالات نبوت را مناسب بہ فقہ حنفی۔“^{۱۵۲}

نیز دریں مکتوب فرمودند :-

دریں وقت حقیقت سخن حضرت خواہ محمد پار ساقدس سرہ معلوم

شد کہ در ”فصول ستہ“ نقل کردہ اند کہ حضرت عیسیٰ علیٰ میثا و علیہ

الصلوٰۃ والسلام بعد از نزول مذہب امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عمل خواہد کرد^{۱۵۳}۔

ظاہر این کلام عجب در نظری در آید و لے مکتوب دیگر تشریح فرموده اند :-
 ”آنچه خواجہ محمد پار سادہ ”فصول ستہ“ نوشتہ است کہ حضرت عیسیٰ علی
 نبیہ و علیہ الصلوٰۃ والسلام بعد از نزول مذہب امام ابی حنیفہ عمل خواہد
 کرد۔ یعنی اجتہاد روح اللہ موافق اجتہاد امام اعظم خواہد بود نہ آنکہ تقلید
 ایں مذہب خواہد کرد۔ علی نبیہ و علیہ الصلوٰۃ کہ شان او علی نبیہ و علیہ
 الصلوٰۃ والسلام از اہل بلند تراست کہ تقلید علماء امت فرماید“ ۱۵۳

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ استقامت امام ابو حنیفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)
 در پیروی سنت را ذکر فرمودند :-

”عجب معاملہ است امام ابو حنیفہ در تقلید سنت از ہمہ پیش قدم
 است و احادیث مرسل را در رنگ احادیث مسند شایان متابعتی
 داند و برائے خود مقدم میدارد و همچنین قول صحابی را با واسطہ شرف
 صحبت خیر البشر علیہ و علیہم الصلوٰۃ والسلام برائے خود مقدم
 می دارد و حال دیگران نہ چنین اند۔“ ۱۵۵

ازیں است کہ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ آن مقام حاصل فرمود کہ دیگران
 آنجا نمی توانند رسد چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ در مکتوبے تحریر فرمودند :-
 ”مثل روح اللہ مثل امام اعظم کو فی است رحمۃ اللہ علیہ کہ ہر کت
 ورع و تقویٰ و بدولت متابعت سنت درجہ علیا در اجتہاد و استنباط
 یافتہ است کہ دیگران در فہم آں عاجز اند“ ۱۵۶

ورع تقویٰ و کمال در اتباع سنت نبوی حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ را در یائے
 دیگران فقہ ساخت حضرت مجدد علیہ الرحمۃ فرمودہ اند -
 ”بے شائبہ تکلف و تعصب گفتہ می شود کہ نورانیت ایں مذہب حقی بظہر کشفی
 در رنگ دریائے عظیم میناید“ ۱۵۷
 مزید فرمودند :-

و بظاہر ہم کہ در ملاحظہ می آید سواد اعظم از اہل اسلام متابعان ابی
 حنیفہ ۱۵۸ اند علیہم الرضوان“

در میان شان اجتہاد حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ مور مکتوبہ برائے مخالفین فرمودند۔

مجتہدات اور ابواسطہ وقت معانی مخالف کتاب و سنت دانند اور اصحاب اور اصحاب رائی پندار نہ کل ذالک لعدم الوصول الى حقيقة علمہ ودرایتہ وعدم الاطلاع علی فہمہ۔۔۔۔۔
و فرست امام شافعی بحر شہ از دقت فقاہت او علیہ الرضوان دریافت کہ گفت ”الفقہاء کلہم فی الفقہ عیال ابی حنیفہ“^{۱۵۹} وائے از جز آتما قاصر نظر ان کہ قصور خود بہ دیگرے نسبت منایند^{۱۶۰}

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ در اظہار تاسف حق جانب بودند چوں انکار کردن از تقلید بزرگواران عظیم الشان و اختیار کردن پیشوا و امام عالم دور جدید را از روی انصاف و دانائی خلاف معلوم میشود۔ برائے فہم مطالب قرآن و حدیث یک عالم می باید۔ برائے تکمیل ایں ضرورت فطری خیر القرون را ترک نمودن و تقلید کردن عالمی از شر القرون عمل خیلے حیران کن است ہم چنین ورع و علم حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ را اعتراف نمودن و از تقلید ایشان رضی اللہ عنہ روگردانیدن مزید حیرت انگیز باشد۔ دور ان تذکرہ بہ جنس مخالفین حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ فرمودند۔

”حق سبحانہ تعالیٰ ایشان را توفیق دہاد کہ آزار راس دین و رئیس اہل اسلام نہ نمایند و سواد اعظم اسلام را ایذا نکند“^{۱۶۰}

مردم مکتوب مخفی دل پذیر (فکر انگیز) تحریر فرمود۔

جماعہ کہ ایں اکابرین را اصحاب رائے میدانند اگر ایں اعتقاد دارند کہ ایشان بہ رائے خود حکم میکردند و متبعات کتاب و سنت نمی نمودند پس سواد اعظم از اہل اسلام بزرگ فاسد ایشان ضال و مبتدع باشند بلکہ از جریمہ اہل اسلام ہر دن باند۔ ایں اعتقاد ہست مگر جاعلی کہ از جمل خود بے خبر است یا زندگی کہ مقصودش ابطال شریعت دین است“^{۱۶۱}

حقیقت ایں است کہ افکار و نظریات کہ در ملت اسلامیہ انتشار پیدا کرده اند۔ یا قن افکار و

نظریات کہ الحیل انتشار پیدا کی کنند آئن یادگار دور غلامی اند۔ آزادی ماہم از دور غلامی کم نیست لہذا حقیقت آئن افکار و نظریات را اندازہ کردن دشوار نیست۔۔۔۔۔ بہ نزدیک را قم در دور جدید افکار ہائے نو بہ نو کہ بہ ہر سطح دینی بظہور آمدن گرفت، تعلق بہ محض سیاست دارند۔۔۔۔۔ ایس موضوع میارے می توانند بگویند ایس یک سازشے بین المللی است کہ جملہ عالم اسلام درین دام افتلوہ است۔

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ تقلید رائدائے ملت اسلامی لازمی قرار می دهند
در عقیدہ ایشان اولیاء اللہ و صوفیاء باوجود و عظمت ہر بزرگی ایشان خود پایندہ تقلید مستند -
در مکتوبے تحریر فرمودند :-

”ارباب ولایت خاصہ یا عامہ مومنان در تقلید مجتہدان برائے اندکشاف و الہامات ایشاں را مرتبت نمی‌عشند و از ربطہ تقلید نمی‌برآرد و ذوالنون و بسطامی و جنید و شبلی بازید و عمر و بحر و خالد کہ از عوام مومنانند در تقلید مجتہدان در احکام اجتہادیہ مساوی اند آری مزیت ایں بزرگواران در امور دیگر است۔“ ۱۳۲

اللہ اکبر! در نظر حضرت مجدد علیہ الرحمۃ مقام حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ چہ قدر بلند است کہ جلیل القدر اولیاء کرام ہم مکلف بہ تقلید ایشان ہستند۔ برائے دیگران چہ گفتہ شود۔

چوں در باب اتباع ائمہ اربعہ یا اسلاف صالحین گفتگو می شود بعضی حضرات می گویند
 ”کفار و مشرکین ہم چنان گفته بودند۔۔۔۔۔ ساقین این رائج است آباؤ اجداد ماہرین عامل
 بودند۔۔۔۔۔ اللہ اکبر! آباؤ اجداد کفار و مشرکین ہم کفار و مشرکین بودند۔ احوال ایشان را با
 آباؤ اجداد مسلمانان کہ پاکباز پارسیا بودند منطبق کردن بلکہ معاذ اللہ بالفاظ دیگر صالحین
 را مثل مشرکین و کفار گفتن چه قدر گستاخی است۔ مولیٰ تعالیٰ برائے اتباع این پاکبازان
 در سورہ فاتحہ ہدایت فرمودہ ہست۔ وائے بر گویندہ کہ نہ اند چہ گفت!“
 ۱۹۳

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ بدون اتباع و پیروی سلف صالحین نجات اخروی را ناممکن قرار دہند در مکتوبے فرمودہ اند :-

”خلاصہ مواظ و زیدہ نصائح اختلاط و انبساط باللیل تدین و ارباب تشرع
است تدین و تشرع مربوط بسلوک طریقہ حقہ لیل سخت و جماعت است

کہ فرقہ ناجیہ اند درمیان ساز فرق اسلامیہ نجات بے متابعت ایں
 بزرگواران محال است و فلاح بے اتباع آرائی۔ نہیہا ممتنع دلائل عقلی و نقلی
 و کشفی بریں معنی شاہد است کہ احتمال تخلف ندارد۔ اگر معلوم شود کہ
 شخصے بر لہ دلہ خردلہ از صراط مستقیم ایں بزرگواران جد افتادہ است
 صحبت لوسم قاتل باید دانست و مجالست لور از ہر افعی باید انکاشت“ ۱۶۴

حضرت مجدد الف ثانی جافر مودہ اند۔ یقیناً صحبت چٹال پر آگندہ خیالات بر حضرات
 عمر رسیدہ و مسلمانان صحیح العقیدہ اثر اندازی شود۔ ہمیں مشاہدہ راقم نیز است حضرت
 مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ از صحبت چٹنیں آزاد خیالات بہ کفنی منع فرمودند۔ چوں در زمانہ
 ایشان سے آزاد خیال و بے لگام مسلمان در دور اکبر بادشاہ ہم سر بر زدہ بودند۔۔۔۔۔ اگر ایمان
 و اسلام را دوست دارید نصائح حضرت مجدد علیہ الرحمہ باید یاد دارید۔
 در مکتوبے فرمودہ اند :-

”طالب علم بے باک از ہر فرقہ کہ باشند، اصول دین اند، اجتناب از صحبت اینہا نیز
 از ضروریات است، ہمہ فتنہ و فساد کہ دریں پیدا شدہ است از شومی ایں جماعت است کہ
 بواسطہ حطام دنیوی آخرت خود را بدادہ اند۔“ ۱۶۵

انسان از صحبت ساختہ یا باختہ می شود۔ لہذا در صحبت نیک و بد تمیز کردن انسان را
 انسان می سازد۔ اگر این تمیز نہ بودے انسان۔ انسان نہ بودے (انسان را انسان بودن
 میسر نمی شود) اللہ تعالیٰ ما را توفیق اتباع نقوش قدم حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ عطا
 فرماید۔ نقش قدم شان صراط مستقیم است افکار و خیالات ایشان جبل اللہ اند۔

دریں دور تاریک انتشار و افتراق جبل اللہ را اگر بہ مضبوطی بچہریم، قدم بر قدم
 رویم منزل در انتظار ما است۔۔۔۔۔

۲۰ رجب المرجب ۱۴۱۱ھ

۱۴ نومبر ۱۹۹۹ء

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ

۲ / ۱۷ سی۔۔۔ پی۔ ای۔ سی۔ ایچ۔ سوسائٹی

شب جمعہ المبارک

کراچی۔۔۔ ۷۵۴۰۰

ترجمہ ۲۱ رمضان المبارک

حواشی

(مرتبہ علامہ محمد ذاکر اللہ نقشبندی مجددی)

- (۱) قرآن حکیم، سورۃ التین، نمبر ۴ آیت ۴،
- (۲) قرآن حکیم، سورۃ الرحمن، نمبر ۴ آیت ۴،
- (۳) قرآن حکیم، سورۃ العلق، نمبر ۴ آیت ۴،
- (۴) قرآن کریم، سورۃ الحج، نمبر ۴ آیت ۸،
- (۵) قرآن حکیم، سورۃ آل عمران، نمبر ۴ آیت ۱۶۴،
- (۶) قرآن حکیم، سورۃ البقرۃ، نمبر ۴ آیت ۱۲۹،
- (۷) قرآن حکیم، سورۃ الفاتحہ، نمبر ۴ آیت ۵-۶،
- (۸) قرآن حکیم، سورۃ الانعام، نمبر ۴ آیت ۱۵۳،
- (۹) برائے احوال تفصیلی کتابائے ذیل مطالعہ فرمائید!
- (الف) بدرالدین سرہندی: حضرات القدس، لاہور،
- (ب) بدرالدین سرہندی: مجمع الاولیاء (۱۶۳۴ء) ہندی، آفس لاہور، لندن،
- (ج) محمد مسعود احمد: سیرت مجدد الف ثانی، کراچی، ۱۹۸۳ء،
- (د) محمد ہاشم نسیمی: زبدۃ الحقائق، کانپور ۱۸۹۰ء،
- (ه) احمد رضا خان بریلوی: اطائب التہانی فی مجدد الالف الثانی (قلمی)،
۱۳۰۲ھ / ۱۹۰۷ء،
- (۱۰) اقبال: بال جبریل، لاہور، ۱۹۴۷ء، ص ۲۱۲،
- (۱۱) ایضاً: ص ۲۱۱،
- (۱۲) احمد سرہندی: مکتوبات ج دوم، نمبر ۲۲، صفحہ ۵۵،
- (۱۳) ایضاً: نمبر ۲۲، ج سوم، ص ۲۶،
- (۱۴) ایضاً: ج دوم، نمبر ۲، ص ۱۱،
- (۱۵) احمد سرہندی: مکتوبات، ج سوم، نمبر ۲۳، صفحہ ۱۵۸،
- (۱۶) احمد سرہندی: مکتوبات، ج سوم، نمبر ۱۰۶، ص ۲۲،
- (۱۷) ایضاً: مکتوبات، ج اول، نمبر ۶، ص ۲۲،
- (۱۸) بدرالدین سرہندی: وصال احمدی، سیالکوٹ، ص ۵۴،

- (۱۹) احمد سرہندی : مکتوبات، جلد دوم نمبر ۱۶، ص ۴۳،
- (۲۰) احمد سرہندی : مکتوبات، نمبر ۶۸، ج دوم، ص ۲۵۲،
- (۲۱) ایضاً : مکتوبات، ج اول، نمبر ۲۱۷، ص ۱۲۳،
- (۲۲) در سلسلہ عالیہ نقشبندیہ بعد از حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ (م ۲۸۸ھ) نام حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ (م ۲۶۱ھ) می آید چہ آکہ لہذا فیض طریقہ اویسیہ از حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ حاصل کردہ بودند و بعد ازین نام ابوالحسن خرقانی علیہ الرحمۃ (م ۳۲۵ھ) می آید زیرا کہ ایشان فیض را از روحانیت حضرت بایزید بسطامی حاصل کردہ بودند (سفینۃ الاولیاء، کانپور، ۱۸۸۳ء، ص ۷۳)
- این طریقہ اویسیہ را مشائخ سلسلہ نقشبندیہ فضیلت دادند،
درین سلسلہ ذیل نام آن مشائخ را ذکر می کنیم کہ در سلسلہ طریقہ اویسیہ شامل نیستند تا کہ کدام غلط فہمی نماند،
- بعد از حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ نامہائے این مشائخ می آیند،
- ۱- امام موسی کاظم رضی اللہ عنہ (م ۱۸۳ء)، بغداد،
 - ۲- امام موسی رضا رضی اللہ عنہ (م ۲۰۸ھ)، بغداد،
 - ۳- حضرت معروف کرخی رضی اللہ عنہ (م ۲۰۰ھ)، بغداد،
 - ۴- حضرت سری سقطی علیہ الرحمۃ (م ۲۵۰ھ)، بغداد،
- بعد از حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ نام این مشائخ می آید،
- ۱- حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ (م ۲۹۷ھ)، بغداد،
 - ۲- حضرت ابی علی الروزباری علیہ الرحمۃ (م ۳۲۲ھ)، مصر،
 - ۳- حضرت علی حسن بن احمد الکاتب علیہ الرحمۃ (م ۵۶-۳۴۶ھ)، مصر،
 - ۴- حضرت سعید بن سلام المغربي علیہ الرحمۃ (م ۳۷۳ھ) نیشاپور،
 - ۵- حضرت ابوالحسن علی خرقانی (م ۳۲۵ھ)، طوس،
 - ۶- حضرت ابوالقاسم علی الکرگانی علیہ الرحمۃ (م ۳۵۰ھ)، مصر،
- (۲۳) عبد الحمید طہماز : العلامة المجاہد الشیخ محمد الحامد رحمہ اللہ تعالیٰ مطبوعہ دمشق، ۱۹۸۱ء، ص ۲۰۹، ۲۱۰،
- (۲۴) نفائس السانحات فی تذہیل الباقیات الصالحات مکہ مکرمہ، ۱۳۰۰ھ، ص ۳۰،
- (۲۵) محمد ہاشم جان مجددی : بیاض قلمی محررہ، ۲۵ مئی ۱۹۶۳ء، کراچی۔

- (۲۶) صدیق حسن خان: تفصیل الجیود الاحرار من تذکار جنود الابرار، بھوپال، ص ۳۳۶،
- (۲۷) راجع بتفصیلات احوال مولانا احمد رضا خان بریلوی بہ مندرجہ ذیل مآخذ رجوع کنید،
- (الف) داکٹر حسن رضا خان: اعلیٰ حضرت احمد رضا خان کی خدمات، پتہ،
مقالہ دکتوراه پوهنتون پتہ، ہندوستان،
- (ب) داکٹر مجید اللہ خان قادری: کنز الایمان اور دیگر معروف قرآنی اردو تراجم۔
مقالہ دکتوراه پوهنتون کراچی، کراچی ۱۹۹۳ء، پاکستان،
- (ج) داکٹر عبدالہادی صدیقی: حضرت احمد رضا خان کے حالات اور اصلاحی کارنامے،
مقالہ دکتوراه پوهنتون سندھ، جام شورو، ۱۹۹۳ء، سندھ، پاکستان
- (د) داکٹر محمد مسعود احمد: محدث بریلوی
- (ه) داکٹر اوشانیال: سنی احمد رضا خان بریلوی مطبوعہ دہلی ۱۹۹۳ء
مقالہ برائے دکتوراه پوهنتون کولمبیا، امریکا (انگلیسی)
- (و) داکٹر مفتی محمد مکرم احمد: فتاویٰ رضویہ اور فتاویٰ رشیدیہ کا تقابلی جائزہ، کراچی
۱۹۹۱ء
- (ز) داکٹر عبدالنعیم عزیزی: اردو نعت گوئی اور فاضل بریلوی، بریلی (۱۹۹۶ء)
مقالہ برائے دکتوراه پوهنتون روہیلکھنڈ، بریلی، ہندوستان،
- (۲۸) مولانا احمد رضا خان بریلوی: مکتوبات، مطبوعہ لاہور، ۱۹۸۶ء، ص ۹۱،
- (۲۹) برائے تفصیلات مقالہ راقم "حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر اقبال" سیالکوٹ را
مطالعہ ہرمانیڈ و ترجمہ انگلیسی اش در ۱۹۹۶ء از طرف ادارہ مسعودیہ، کراچی،
شائع شود، مسعود،
- (۳۰) اقبال: بال جبریل، لاہور، ص ۷۱،
- (۳۱) اقبال: بال جبریل، لاہور، ص ۱۸،
- (۳۲) درین عصر در جہان گرد ہمائے مختلف دعویٰ اسلامی کنند کد ام غیر مسلمی کہ حلقہ
بجوش اسلام سے شود در حالت شک و اشتباہ و در اول وقت، جتلاء می شود
(تادر کد امشان داخل شود زیر آکہ ہر گروہ دعویٰ اسلام میکند، ذی) این معمارا
داکٹر محمد ہارون صاحب پروفیسور سابقہ پھوہنتون آکسفورڈ کہ یک شخص نو مسلم
است بسیار خوب حل فرمود و گفتند: دشمنان عالم اسلام در تمام جہان دشمنان عوام
اہل سنت و الجماعت و حکومتہای شان مسعود باقی ظاہر ایاطور خفیہ کمک کنندگان و
بددگاران دیگر فرقہ ہای دعویٰ اسلام ہستند بدین سبب صحیح اسلام عین است کہ

علماء اہل سنت والجماعت کد ام را پیش می کنند، مسعود۔

- (۳۳) احمد سرہندی: مکتوبات، ج اول حصہ سوم، نمرہ مکتوب (۱۹۳) ص ۸۰،
 (۳۴) احمد سرہندی: مکتوبات، ج اول، حصہ چہارم، نمرہ مکتوب (۲۶۶) ص ۱۰۴،
 فوت: علاوہ از سلسلہ عالیہ نقشبندیہ تقریباً تمام سلاسل قائل ظلیت و وجودیت اند و
 مولانا احمد رضا خان باوجودیکہ قائل ظلیت ہستہ میفرمایند:
 ”حاشا للہ، الہ، الہ ہے اور عبد، عبد ہے ہرگز عبد نہ الہ ہو سکتا ہے نہ الہ عبد
 ہو سکتا ہے، (فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۳۴، ۱۳۲)
 ترجمہ: اللہ تعالیٰ راپاکی ثابت ست (از مثل این چنین سخنها) الہ، الہ است و مدہ، مدہ، بیچ
 وقت مدہ الہ شدہ نمی تواند نہ الہ مدہ شدہ می تواند۔
 ایشان بظہر عمیق مطالعہ مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ فرمودہ بودند
 ازین تصور الوہیت عبدیت تائید تصور وحدۃ الشہود حضرت مجدد علیہ الرحمۃ می
 شود۔ مسعود،

(۳۵) احمد سرہندی: مکتوبات، ج اول، مکتوب ۱۱۱ ص ۱۱۵،

(۳۶) ایضاً، ص ۱۱۵ حصہ دوم، مکتوب (۱۱۱)،

(۳۷) احمد سرہندی: مکتوبات، ج دوم، مکتوب (۶۷)، ص ۴۱،

(۳۸) احمد سرہندی: مکتوبات، ج اول، مکتوب (۱۰۰)، ص ۱۰۰،

(۳۹) ایضاً: ج اول، مکتوب (۲۸۳)، ص ۳۷،

(۴۰) ایضاً: ج دوم، مکتوب (۶۷)، ص ۴۲، ۴۳،

(۴۱) ایضاً: ج اول، مکتوب (۸۳)، ص ۷۷،

(۴۲) ایضاً: ایضاً مکتوب ۱۵۲، ص ۷۷،

(۴۳) ایضاً: ایضاً، ایضاً ۴۲، ص ۵،

(۴۴) ایضاً: ایضاً، ایضاً ۷۸، ص ۶۸،

(۴۵) ایضاً: ایضاً، ایضاً ۸۴، ص ۷،

(۴۶) ایضاً: مکتوب (۱۸۴)، ص ۷۱،

(۴۷) ایضاً: مکتوب (۲۴۹)، ص ۵۱،

(۴۸) ایضاً: ج سوم، مکتوب (۱۳) ص (۲۳)،

(۴۹) ایضاً: ج دوم، مکتوب (۹۳)، ص (۲۹۹)، کراچی،

(۵۰) اقبال: بال جبریل، ۱۹۴۷ء، لاہور، ص ۲۱۱،

نوٹ : مولانا احمد رضا خان بریلوی در مورد حرمت سجدہ تعظیسی یک مقالہ فاضلانہ تحریر کرده کہ عنوانش است :

الزبدۃ الذکیۃ لتحریم سجود الخیۃ (۱۳۲۷ھ / ۱۹۱۸ء)، این مقالہ قابل مطالعہ است۔ مسعود،

- (۵۱) قرآن کریم، سورۃ المائدہ نمبر ۵ آیت (۱۵)،
 (۵۲) قرآن کریم سورۃ کف نمبر ۵ آیت (۱۱)،
 (۵۳) قرآن کریم سورۃ الانعام، نمبر ۵ آیت (۹)،
 (۵۴) احمد سرہندی : مکتوبات، ج سوم، مکتوب (۱۰۰)، ص ۵۴،
 (۵۵) ایضاً : مکتوب ج سوم، مکتوب (۶۴)، ص (۱۳۵)،
 (۵۶) ایضاً : مکتوبات، ج دوم مکتوب (۹۴)، ص (۹۹)،
 (۵۷) ایضاً : جلد سوم مکتوب (۶۴)، ص (۱۳۵)،
 (۵۸) قرآن کریم، سورۃ النحل، نمبر ۵ آیت (۹۷)،
 (۵۹) القرآن، سورۃ البقرۃ، نمبر ۵ آیت (۱۵۴)،
 (۶۰) قرآن کریم، سورۃ یونس، نمبر ۵ آیت (۶۴)،
 (۶۱) احمد سرہندی : مکتوبات، جلد دوم، مکتوب (۱۶)، صفحہ ۴۳،
 (۶۲) ایضاً : مکتوبات جلد دوم، مکتوب (۱۶)، ص ۴۳،
 (۶۳) ایضاً : مکتوب (۱۰۰)، ج سوم، ص ۴۵،
 (۶۴) ایضاً، ج دوم، مکتوب ۷، ص ۲۵،
 (۶۵) قرآن کریم، سورہ ابراہیم نمبر ۵ آیت (۱۰) / الانبیاء، نمبر ۵ آیت (۳۰)
 المؤمنون نمبر ۵ آیت (۲۴-۳۰) الشعراء نمبر ۵ آیت (۱۸۶)، پس نمبر ۵ آیت
 (۱۵)، ہود نمبر ۵ آیت (۲۷)،
 (۶۶) احمد سرہندی : مکتوبات، حصہ دوم، مکتوب نمبر ۲۶۷، ص ۱۳۷، ۳۸،
 (۶۷) قرآن کریم، سورۃ یوسف، نمبر ۵ آیت (۶۸) / نمبر ۵ آیت (۹۶) / آیت
 (۲۳) نمبر ۵ آیت سورۃ القصص (۱۴)، سورۃ کف نمبر ۵ آیت (۶۵)،
 (۶۸) احمد سرہندی : مکتوبات، حصہ دوم، مکتوب (۱۰۰)، ص (۱۰۱)،
 (۶۹) احمد سرہندی : مکتوبات جلد سوم، مکتوب (۱۸)، ص ۴۴،
 (۷۰) ایضاً : مکتوبات شریف (الف) جلد اول مکتوب (۶۵)، ص (۴۵)،
 (ب) مکتوبات، جلد اول حصہ اول مکتوب (۱۱۸) ص ۳۰۵ (ماخوذ از اردو)

صراط مستقیم)

(۷۱) بعض حضرات می گویند که پیش مسلمانان خواندن آیات که در روز کر تعظیم و توقیر و محبت و الفت حضرت نبی کریم صلی الله علیه و سلم است جائز نیست زیرا که مسلمانان این سبب جنائاً شرک می شوند - انا لله وانا الیه راجعون؟----- این سخن به راقم یک دو نفر علماء عمر رسید و گفتند که یک شان تعلق به مسلک دیوبند داشت و دیگر مراد طبعه مسلک این عبدالوهاب نجدی بود----- این سخن راقم السطور را در حیرت انداخت - مسعود

(۷۲) قرآن کریم، سورۃ آل عمران نمرة آیت (۳۱)،

(۷۳) احمد سرهندی مکتوبات، ج ۱، م ۳۱

(۷۴) قرآن حکیم، سورۃ آل عمران نمرة آیت (۸۱)،

(۷۵) قرآن حکیم، سورۃ صف، آیت (۶)،

(۷۶) محمد امیر شاه گیلانی: شرح شامل ترمذی، لاہور، ۱۹۷۶ء، ص ۳۲۸، ابو داؤد شریف، ج ۲/۳۳۶،

(۷۷) احمد سرهندی مکتوبات جلد سوم مکتوب (۷۲)، ص ۱۵۷،

(۷۸) ایضاً: مکتوبات جلد سوم مکتوب (۷۲)، ص ۱۵۷،

(۷۹) ایضاً

(۸۰) ایضاً:

(۸۱) ایضاً، مکتوبات ج سوم، مکتوب (۱۷)، ص ۳۶،

(۸۲) ایضاً: جلد دوم، مکتوب (۳۶)، ص ۹۲-۹۳،

(۸۳) ایضاً: جلد دوم، مکتوب (۳۶)، ص ۹۲-۹۳،

(۸۴) ایضاً: جلد دوم، مکتوب (۳۶)، ص ۹۲-۹۳،

(۸۵) ایضاً: جلد دوم، مکتوب (۳۶)، ص ۹۲-۹۳،

(۸۶) ایضاً: جلد دوم، مکتوب (۳۶)، ص ۸۶،

(۸۷) ایضاً: جلد دوم، مکتوب (۳۶)، ص ۹۲،

(۸۸) ایضاً: ج دوم، مکتوب (۳۶)، ص ۷۶،

(۸۹) ایضاً:

(۹۰) ایضاً: جلد دوم، مکتوب ۷۷، ص ۳۸،

- (۹۱) قرآن کریم، سورہ فاتحہ، نمرہ آیت (۶)،
- (۹۲) قرآن کریم، سورہ یونس، نمرہ آیت (۶۲)،
- (۹۳) احمد سرہندی: مکتوبات، ج اول، مکتوب (۱۰۶)، ص ۷۰،
- (۹۴) احمد سرہندی: مکتوبات، ج اول، مکتوب ۸۷، ص ۸۱،
- (۹۵) ایضاً
- (۹۶) ایضاً، جلد اول، مکتوب ۱۳۲، صفحہ ۱۱،
- (۹۷) ایضاً، جلد اول، مکتوب نمبر ۲۸۲، ص ۳۶،
- (۹۸) ایضاً: جلد اول مکتوب ۲۱۲، ص ۱۱۴،
- (۹۹) قرآن حکیم، سورہ المائدہ نمرہ آیت (۳۵)،
- (۱۰۰) احمد سرہندی: مکتوبات، ج سوم، مکتوب ۴۷، ص ۱۱۱،
- (۱۰۱) جلد اول، مکتوب ۷۳، ص ۶۰،
- (۱۰۲) ایضاً: جلد اول، مکتوب ۷۸، ص ۶۹،
- (۱۰۳) ایضاً، جلد دوم، مکتوب ۵۸، ص ۷۵،
- (۱۰۴) ایضاً، جلد دوم، مکتوب ۵۸، ص ۷۵،
- (۱۰۵) ایضاً، جلد اول، مکتوب ۷۹، ص ۳۱-۳۲،
- (۱۰۶) قرآن حکیم، سورہ نساء، نمرہ (۶۳)،
- (۱۰۷) احمد سرہندی: مکتوبات، جلد سوم، مکتوب (۸۸)، ص ۳۲،
- (۱۰۸) ایضاً: جلد سوم، مکتوب (۸۸)، ص (۳۲)،
- (۱۰۹) قرآن حکیم سورہ ابراہیم نمرہ آیت (۵)،
- (۱۱۰) قرآن حکیم، سورہ احزاب، نمرہ آیت (۶۵)،
- (۱۱۱) برادر خور در اقم داکتر محمد سعید علیہ الرحمۃ - (م ۱۹۹۶ھ) سجادہ نشین و خطیب درگاہ حضرت خواجہ باقی باللہ بود، در آنجا عرس ہم میکرد، فی الحال صاحبزادہ ایشان داکتر مجیب احمد سلمہ سجادہ نشین است و عرس اجراء می کند و برادر خور دشان حافظ محمد احمد سلمہ خطیب مسجد شریف ست - مسعود
- (۱۱۲) احمد سرہندی: مکتوبات، جلد اول، مکتوب ۲۳۳، ص ۲۳،
- (۱۱۳) محمد معصوم: مکتوبات معصومیہ، جلد سوم، مکتوب ۶۸، ص ۱۰۸، مطبوعہ امرنسر
- (۱۱۴) احمد سرہندی: مکتوبات، ج اول، مکتوب ۲۶۶، ص ۱۳۶،

- (۱۱۵) احمد رضا خان: احکام شریعت، مدلی، ص ۲۰،
- (۱۱۶) احمد سرہندی: مکتوبات، ج دوم، مکتوب نمبر ۱۱۰،
- (۱۱۷) محمد ہاشم کشمیری: زبدۃ المقامات لکھنؤ، ۲۸۴،
- (۱۱۸) قرآن کریم، سورۃ البقرۃ، نمرہ آیت (۲۴۸)،
- (۱۱۹) احمد سرہندی: مکتوبات، جلد اول، مکتوب ۱۰۳، ص ۱۰۶،
- (۱۲۰) احمد سرہندی: مکتوبات، جلد اول، مکتوب ۱۴۲، ص ۷۰،
- (۱۲۱) احمد سرہندی: ایضاً
- (۱۲۲) ایضاً، جلد دوم، مکتوب ۳۶، ص ۸۵،
- (۱۲۳) ایضاً: جلد دوم، مکتوب ۳۶، ص ۸۵،
- (۱۲۴) مولانا احمد رضا خان افغانی لوازمات غیر ضروریہ فاتحہ را نامناسب می پند مثلاً:
در عروسی تکلف کردن در روز مخصوص ثواب را منحصر دانستن، طعام پیش روی
داشتہ فاتحہ خواندن وغیرہ وغیرہ۔
- (احمد رضا خان: الحجۃ الفاتحہ، لطیف العسین والفاتحہ (۱۳۰۷ھ / ۱۸۸۹ء)
لاہور، ص ۱۳/۱۶)
- (۱۲۵) قرآن حکیم، سورۃ النعام، نمرہ آیت (۱۱۹)،
- (۱۲۶) احمد سرہندی: مکتوبات، جلد اول، مکتوب (۴۸)، ص ۲۱،
- (۱۲۷) احمد سرہندی، جلد سوم، مکتوب ۱۰۵، ص ۸۸،
- (۱۲۸) احمد سرہندی: جلد اول، مکتوب ۱۸۶، ص ۷۲،
- (۱۲۹) ایضاً، جلد دوم، مکتوب ۲۳، ص ۵۷،
- (۱۳۰) ایضاً جلد اول مکتوب ۱۸۶ ص ۷۳،
- (۱۳۱) ایضاً جلد اول مکتوب ۱۸۶ ص ۷۳،
- (۱۳۲) ایضاً، جلد اول، مکتوب ۱۸۶، ص ۷۳،
- (۱۳۳) ایضاً، جلد دوم، مکتوب ۵۷، ص ۲۰،
- (۱۳۴) ایضاً، مکتوب، ۵۷، ص ۲۰،
- (۱۳۵) قرآن کریم، سورۃ الحديد، آیت ۲۷،
- (۱۳۶) احمد سرہندی: مکتوبات، جلد دوم، مکتوب ۵۵، ص ۱۷،

- (۱۳۷) ایضاً، جلد دوم، مکتوب ۵۵، ص ۷۱،
- (۱۳۸) ایضاً، جلد سوم، مکتوب نمبر ۱۲، ص (۱۳۹)
- (۱۳۹) قرآن کریم، سورۃ الاسراء، نمرۃ آیت ۷۱،
- (۱۴۰) (الف) - امام ابو حنیفہ (م ۱۵۰ھ)،
- (ب) - امام مالک (م ۱۷۹ھ)،
- (ج) - امام محمد بن اورر لیس شافعی (م ۲۰۴ھ)،
- (د) - امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ)
- (۱۴۱) حناری شریف لاہور ۱۹۹۱ء، جلد ۲، ص ۹۸۳، نمرۃ حدیث (۸۹۹)،
- (۱۴۲) خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، مصر ۱۹۳۱ء، جلد ۱۳، ص ۳۲۶،
- (۱۴۳) معجم المصنفین، ج ۲، ص ۲۳،
- (۱۴۴) جلال الدین سیوطی: تفيض الصحیفة، بحوالہ شرح صحیح مسلم، جلد اول، ص ۶-۹،
- (۱۴۵) کتاب الآثار بروایہ محمد بن حسن، حافظ ابن حجر عسقلانی، الآثار بمعرفہ رولہ الآثار،
- (۱۴۶) موفق بن احمد المکی: مناقب موفق، ج ۱، ص ۶۴،
- (۱۴۷) ایضاً، ج ۲، ص ۱۳۳، جلال الدین سیوطی: ذیل الجواهر، جلد ۲، ص ۷۲،
- (۱۴۸) قرآن حکیم، سورۃ پینہ، آیت نمبر ۸،
- (۱۴۹) مشکوٰۃ، کتاب المناقب، باب مناقب، الصحاحۃ نمرۃ حدیث (۴)،
- (۱۵۰) احمد سرہندی: مکتوبات جلد اول، مکتوب ۲۸۹، ص ۷۶،
- (۱۵۱) ایضاً، جلد اول، مکتوب ۲۸۹، ص ۷۶،
- (۱۵۲) ایضاً، جلد اول، مکتوب ۲۸۲، ص ۳۷،
- (۱۵۳) احمد سرہندی: مکتوبات، جلد دوم، مکتوب ۵۵، ص ۱۴،
- (۱۵۴) ایضاً، جلد دوم، مکتوب ۵۵، ص ۱۴،
- (۱۵۵) ایضاً، مکتوب ۵۵، ص ۱۴،
- (۱۵۶) ایضاً، مکتوب ۵۵، ص ۱۴،
- (۱۵۷) ایضاً، مکتوب ۵۵، ص ۱۴،
- (۱۵۸) ایضاً، مکتوب ۵۵، ص ۱۴،

نوت : چند سال پیشتر یک محقق عربی تعداد و شمار پیروی کنندگان مذاهب اربعه را جمع کرده بود مطابق ایشان تعداد احناف $\frac{1}{4}$ ۸۶ کرو بود و شوافع $\frac{1}{4}$ ۴۴ بود و مالکیه ۴۴ کرو بود و حنابلہ فقط ۴۰ لک بودند - مسعود

(۱۵۹) احمد سرہندی: مکتوبات، جلد دوم، مکتوب، ص ۱۴،

(۱۶۰) ایضاً: احمد سرہندی: مکتوبات، جلد دوم، مکتوب، ص ۱۵،

(۱۶۱) ایضاً: احمد سرہندی: مکتوبات، جلد دوم، مکتوب، ص ۱۵،

(۱۶۲) ایضاً: احمد سرہندی: مکتوبات، جلد دوم، مکتوب، ص ۱۵،

(۱۶۳) سید محمد بن علوی مالکی حنفی در کتاب خود "حوادث" بعنوان،

الاستدلال بآیت فی غیر محلها الوارد تعقیب این طرز فکر فرموده مسعود،

(۱۶۴) احمد سرہندی: مکتوبات،

(۱۶۵) احمد سرہندی: مکتوب، در المعرفت ص ۱۱۶، مکتوب نمبر ۲۱۳، دفتر اول حصہ سوم،

فوت: آن حضرات که نظر بمیاست عالمی دارند و از راز درون خانه واقف اند آسمانیه
معنویت این جملہ اخیر مکتوب شریف و یادراک عمقش، می فهمد - مسعود

امروز بروز پنج شنبه ساعت یازده جمعه المبارک ۳ ذی الحجه الحرام سنه

۱۳۳۰ھ قی، مطابق ۹ مارچ سنہ ۲۰۰۰/۲۰۰۱ء تصحیح ترجم فارسی، مقالہ اصل بافتو توکانی،

مقاله اصل به تصحیح کمپوزنگ و تطبیق هر دو نسخه کمپوزنگ و تیاری حواشی و حواله جات مع تطبیق و

تخریج، مکتوبات قدسی آیات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی، شیخ احمد الفاروقی السمرندی

عليه الرحمه والرضوان فارغ شدم

اللَّهُمَّ الْحَمْدُ أَوَّلًا وَآخِرًا

خاطرہ :-

احقر برائی بار سوم از تصحیح و متائسہ کمپوزر

بیاصل امروز پنج شنبه ۱۶/۱۱/۲۰۰۰م

قارغ شدم۔

بسم الله الرحمن الرحيم

تعارف مصنف

۱: پروفیسر واکٹر محمد مسعود احمد بن مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ امام جامع مسجد فتح پوری دہلی

۲: درسہ (۱۹۳۰) عیسوی مقام دہلی تولد یافتہ پنج سالہ در مدرسہ عالیہ جامع مسجد فتحپوری درس خواندند باز از پوهنوں شملہ واقع پنجابی شرقی درسہ ۱۹۳۸ء میلادی سند فاضل فارسی بدست آوردند و تعلیم دورنانشان را در پوهنوں پنجاب واقع لاہور تکمیل رساندند و تحصیلات عالی و دکتوراه خود را از پوهنوں سندھ حیدر آباد حاصل کردند و بسبب کامیابی بد رجہ ممتاز از طرف جامعہ سندھ ای شان جائزہ "سلور" و مدال طلائی دارده شد۔

ج: در سلسلہ مشاغل علمی خویش در اکثر لیسه های پاکستان حیثیت پروفیسر مدیر نیز مانده اند چنانکہ ممتحن اکثر جامعہ ہامانده ہستند بالآخر در سن ۱۹۹۲ء میلادی از کار خویش متقاعد گشتہ مصروف خدمت دین و مسلک شدند۔

۳: سلسلہ تحریرات شان از سنہ ۱۹۵۶ء میلادی جاری شدہ است و درسہ ۱۹۶۳ء میلادی سلسلہ تالیف و تصنیف را نیز شروع نمودند۔ تا حال اکثر از صدر سالہا و کتابہا شائع شدہ ہست و بیش از پنج صد مضامین و مقالہ جات بنشر رسیده۔

۴: تصانیف شان مترجم در زبان عربی و فارسی و انگلیسی در جہاں معش میشود۔ راجع حالات و خدمات علمی ایشان دکتور اعجاز انجم لطیفی از پوهنوں بہار (مظفر پور، بہار، ہند) سند دکتوراه حاصل کردہ است۔

فی الحال در شہر کراچی (سند) با جود کار ہار علمی نشان سرپرستی اکثر ادارات نیز بدوش دارند از خداوند عالم دعا است ہمت شان را اعلیٰ و عمر شان دراز فرماید آمین جہاں نبیہ الامین۔

فقیر محمد ذاکر اللہ خان درانی الکوڑی

جارو کش دربار عالیہ نقشبندیہ مجددیہ

ویر سباق تشریف نوشہرہ، سرحد

مطبوعات بین المللی پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

- (۱) عیدوں کی عید، کراچی، ۱۹۹۲ء
- (۲) علم غیب، کراچی، ۱۹۹۳ء (عربی، اردو، انگریزی)
- (۳) تعظیم و توقیر، کراچی، ۱۹۹۳ء (عربی، اردو، انگریزی)
- (۴) نسبتوں کی بہاریں، کراچی، ۱۹۹۳ء (اردو، انگریزی)
- (۵) نئی نئی باتیں (محدث ۱۲۱ لامور)، کراچی، ۱۹۹۵ء (اردو انگریزی، عربی)
- (۶) عورت اور پردہ، کراچی، ۱۹۹۵ء (اردو، انگریزی)
- (۷) قبلہ، کراچی، ۱۹۹۶ء (اردو، انگریزی، عربی)
- (۸) سلام و قیام، کراچی، ۱۹۹۶ء (اردو، انگریزی)
- (۹) فاروق اعظم کا غیر مسلموں سے حسن سلوک، کراچی، ۱۹۹۶ء (اردو، انگریزی)
- (۱۰) مصطفوی نظام معیشت، کراچی، ۱۹۹۶ء (اردو، انگریزی)
- (۱۱) دعاء خلیل، کراچی، ۱۹۹۶ء (اردو، انگریزی)
- (۱۲) صراط مستقیم (کتابچہ در دست شاست)، کراچی، ۱۹۹۷ء (اردو، فارسی، انگریزی)
- (۱۳) تقلید، کراچی، ۱۹۹۷ء (اردو، عربی، انگریزی) (این کتاب را مولانا محمد ذاکر اللہ نقشبندی بہ عربی ترجمہ کردہ در سندہ ۱۴۲۰/۲۰۰۰ء چاپ شد)
- (۱۴) روح اسلام، کراچی، ۱۹۹۷ء (اردو، انگریزی، عربی)
- (۱۵) عید کو نین، کراچی، ۱۹۹۹ء (اردو، انگریزی، فارسی)
- (۱۶) محبت کی نشانی، کراچی، ۱۹۸۰ء (اردو، عربی)
- (۱۷) خوب و ناخوب، کراچی، ۱۹۹۸ء (اردو، فارسی)

